وضو، غسل، تیمم اور نماز سے متعلق تقریباً ایک ہزار مسائل کا گراں قدر مجموعہ

سینکڑوں مدارسِ اسلامیہ کے نصاب میں شامل

مفتاح الصلوٰۃ

از

شیخ طریقت حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی مد ظلہ العالی

ترتیب

مولانا حکیم محمد عثمان حبان دلدار قاسمی

رحیمی کتب خانہ بنگلور 39

نام کتاب : مفتاح الصلوٰۃ

از : حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی

ترتیب : مولانا حکیم محمد عثمان حبان دلدارؔ قاسمی چرتھاولی

کتابت وتزئین : حبّان گرافکس بنگلور

صفحات : 128

پہلا ایڈیشن : ۱۴۱۵ھ مطابق 1995ء

دوسرا ایڈیشن : ۱۴۳۰ھ مطابق 2009ء

تیسرا ایڈیشن : 2010ء

چوتھا ایڈیشن : 2011ء

پانچواں ایڈیشن : 2012ء

چھٹا ایڈیشن : 2014ء

قیمت :

ناشر : رحیمی کتب خانہ بنگلور

مرتب کا مکمل پتہ

RAHEEMI SHIFA KHANA

#248, 6th Cross, Gangondanahalli Main Road,
Nayandhalli Post, Maysore Road
BANGALORE - 560039 (INDIA)
Ph.: 080-23180000, 23397836/72
www.raheemishifakhana.com

E-mail.: raheemishifakhana@yahoo.com

فہرست

☆☆☆

انتساب اور ثواب

(۱) مفتاح الصلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازہ پر حاضری کا درس دیتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں اپنی لاشعوری اور گھٹنے بچپن میں اپنے دادا، والد اور ماں کو نماز پڑھتے دیکھتا تو ان کے قریب جا کر ان جیسی نقل (نماز) ادا کرنے کی کوشش کرتا۔ میری پیدائش سے قبل ہی دادی اماں محترمہ صغریٰ بیگم کا انتقال ہو گیا جو اپنے ہونے والے پوتے کو دیکھنے کی تمنا کے ساتھ رب العزت کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں اور یوں محمد ادریس حبان رحیمی کی پیدائش دادی جان کی وفات کے ایک سال بعد ہوئی۔ آج مجھے اپنا بچپن یاد آتا ہے کہ اگر میری دادی اماں زندہ ہوتیں تو یقیناً ان کی آغوش میری آرام گاہ ہوتی۔ اسی یاد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور مفتاح الصلوٰۃ کا انتساب اور ثواب دادی اماں کے نام معنون کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ حق تعالیٰ شانہ میری دادی اماں کو اس کا اجر وثواب عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائے آمین۔

(۲) میری والدہ محترمہ اصغری بیگم کے نام جو آج بینائی سے محروم ہیں لیکن بچپن سے جوانی تک ہم نے ان کو کبھی نماز سے غافل اور لاپرواہ نہیں دیکھا اول وقت اذان فجر کے ساتھ بیدار ہو جاتیں اور ہم سب کو نماز کی ترغیب دلاتیں اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہم نو بھائیوں اور دو بہنوں پر تادیر قائم رکھے جو صوم وصلوٰۃ سے عشق کی حد تک تعلق رکھتی ہیں مہمان نواز ہیں اور مظلوموں کے ساتھ قلبی ہمدردی رکھتی ہیں۔ مفتاح الصلوٰۃ کا دوسرا انتساب اور ثواب والدہ محترمہ کے نام معنون کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ والسلام

والدہ کا خدمتگار فرزند

محمد ادریس حبان رحیمی چرتھاوَلی

حرفِ آغاز

الحمدلله علی شکرہ واحسانہ کہ یہ کتاب ''مفتاح الصلوٰۃ'' منظرِ عام پر آ رہی ہے یہ کتاب کیوں لکھی گئی؟ جبکہ نماز کے عنوان پر کتابوں کی کمی نہ تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نماز پیارے آقائے مدنی ﷺ کی ایک پیاری ادا ہے، جس کے ادا کرنے سے قلب وذہن کو سرور حاصل ہوتا ہے، ہم بھی اپنے بے انتہا معاصی کے احساس کے باوجود خود کو اس مہتم بالشان عبادت اور ذکر جمیل کی لذت وحلاوت سے محروم رکھنے پر آمادہ نہ کر سکے اور کتب فقہ سے کچھ پھول اور کلیاں جمع کر کے یہ گلدستہ تیار کیا تاکہ ہماری نمازوں میں حسن پیدا ہو جائے اور اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ نذرانہ قبول ہو اور اس کی بدولت حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے۔ آمین۔ میں اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کا معترف ہوں، علماء کرام سے گذارش ہے کہ جہاں کہیں سہو پائیں یا اغلاط ملیں مجھے ایک طالب علم کی حیثیت سے مطلع فرمائیں تاکہ میری بھی اصلاح ہو جائے اور پڑھنے والوں تک صحیح مسائل پہونچ سکیں۔

میں بصمیم قلب اپنے نسبتی برادر عزیز القدر مولانا ظہیر احمد انصاری مظفر نگری زید قدرہ کیلئے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت ان کو فلاح دارین نصیب فرمائے کہ جن کی خصوصی لگن سے یہ کام پایۂ تکمیل تک پہونچا وہ میری طرف سے بجا طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

جزاھم اللہ خیر الجزاء

عاصی پر معاصی

محمد ادریس حبان رحیمی چرتھاولی

مدیر دار العلوم محمدیہ بنگلور ۱۴ر شوال المکرّم ۱۴۱۵ھ بروز جمعرات

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب تاؤلوی مدظلہ العالی

استاذ دار العلوم دیوبند، یوپی

باسمہ تعالیٰ

کتاب ''مفتاح الصلوٰۃ'' مرتبہ مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی، بعض مقامات سے دیکھا جس میں فقہ کی معتبر کتب شامی، درمختار، فتاویٰ دارالعلوم اور بہشتی زیور وغیرہ سے نماز سے متعلق بہت سے اہم اور ضروری مسائل جمع کئے ہیں اور حتی المقدور اکابرین کے طریقہ کو اپنایا ہے۔ یہ سب موصوف کی انتھک کاوشوں کا ثمرہ ہے جو باامید رب کریم طلبہ اور امت مسلمہ کے لئے نافع ثابت ہوگا۔

دعا گوہوں اللہ تعالیٰ موصوف کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس سعی جمیل کو قبولیت سے نوازے اور ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین!

محمد یوسف غفرلہ

نماز

☆ **نماز** اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قربت کا بہت اعلیٰ ذریعہ ہے۔

☆ **نماز** پیارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

☆ **نماز** اللہ تعالیٰ سے وفاداری اور اطاعت کا عملی ثبوت ہے۔

☆ **نماز** قرآن وسنت پر عمل کرنے اور فسق وفجور سے کنارہ کش ہونے کا عمدہ طریقہ ہے۔

☆ **نماز** اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے سچی محبت کا نیاز مندانہ اظہار ہے۔

☆ **نماز** سے اللہ تبارک وتعالیٰ کا خوف اور اس کی عظمت مومن کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔

☆ **نماز** اللہ تبارک وتعالیٰ کے حاضر وناظر اور علیم وخبیر ہونے کا یقین انسان کے دل میں بٹھاتی ہے۔

☆ **نماز** دنیا وآخرت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

عقیدوں کا بیان

عقیدہ: تمام عالم پہلے بالکل ناپید تھا پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا۔

عقیدہ: اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ، نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا، نہ اس کے کوئی بی بی ہے، کوئی اس کے مقابل نہیں۔

عقیدہ: وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ: وہ زندہ ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں، وہ سب کچھ دیکھتا ہے سنتا ہے جو چاہے کرتا ہے، کوئی اس کی روک ٹوک کرنے والا نہیں ، وہی عبادت کے لائق ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں ، وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے ،سب عیبوں سے پاک ہے، ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں، وہ دعا قبول کرنے والا ہے، اسی نے سب کو پیدا کیا اور وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا، وہی جلاتا ہے وہی مارتا ہے اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں، بری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں

نہیں نہ اس میں کوئی عیب ہے۔

عقیدہ: اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی نہیں جا سکتی۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام کو اپنے اختیار سے کرتے ہیں مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے، گناہ کے کام سے اللہ تعالیٰ ناراض اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی چیز ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبر بندوں کو سیدھی راہ دکھانے کے لئے بھیجے، وہ تمام کے تمام گناہوں سے پاک ہیں ان کی گنتی پوری طرح اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے، ان کی سچائی بتانے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں ایسی نئی نئی اور مشکل مشکل باتیں ظاہر فرمائیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے ایسی باتوں کو معجزہ کہتے ہیں، ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب کے بعد ہمارے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور باقی درمیان میں ہوئے، ان میں بعضے بہت مشہور ہیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام

،حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

عقیدہ: سب پیغمبروں کی گنتی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اسلئے یوں عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جتنے پیغمبر ہیں ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں جو ہم کو معلوم ہیں ان پر بھی اور جو نہیں معلوم ان پر بھی۔

عقیدہ: پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے سب سے زیادہ مرتبہ ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے اور آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آسکتا، قیامت تک جتنے آدمی اور جن ہوں گے آپ ﷺ سب کے پیغمبر ہیں۔

عقیدہ: ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو جاگنے کی حالت میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ میں پہنچا دیا اس کو معراج کہتے ہیں۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے ان کو فرشتے کہتے ہیں، بہت سے کام ان کے حوالے ہیں وہ کبھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے جس کام میں ان کو لگا دیا ہے اسی میں لگے ہوئے ہیں، ان میں سے چار فرشتے بہت مشہور ہیں، حضرت جبرئیل، حضرت میکائیل، حضرت اسرافیل، حضرت عزرائیل علیہم السلام۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتے ان کو جنات کہتے ہیں ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں، ان کے اولاد بھی ہوتی ہے ان میں سب سے زیادہ مشہور شریر ابلیس یعنی شیطان ہے۔

عقیدہ: مسلمان جب خوب عبادت کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے اور دنیا سے محبت نہیں رکھتا اور حضور ﷺ کی خوب تابعداری کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں، ولی سے کبھی ایسی باتیں ہونے لگتی ہیں جو اور لوگوں سے نہیں ہو سکتیں ان باتوں کو کرامت کہتے ہیں

عقیدہ: ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جائے کبھی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ: بندہ خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جائے مگر جب تک ہوش وحواس باقی ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے، نماز، روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی۔

عقیدہ: جو شخص شریعت کی خلاف ورزی کرتا ہو وہ ہرگز خدا کا دوست نہیں ہو سکتا، اگر اس کے ہاتھ سے کوئی عجیب وغریب چیز صادر ہو تو وہ جادو ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا ہے اس سے عقیدہ نہ رکھنا چاہئے۔

عقیدہ: ولی لوگوں کو بعض بھید کی باتیں سوتے جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں ان کو کشف اور الہام کہتے ہیں، اگر وہ شرع کے موافق ہے تو قبول ہے اور اگر خلافِ شرع ہے تو اس کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

عقیدہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے دین کی سب باتیں قرآن وحدیث کے ذریعہ بندوں کو بتادی ہیں، اب کوئی نئی بات دین میں نکالنا درست نہیں ہے ایسی نئی بات کو بدعت کہتے ہیں اور بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ نے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں آسمان سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی معرفت بہت سے پیغمبروں پر اتاریں تاکہ وہ اپنی امتوں کو دین کی باتیں بتلائیں ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں (۱) توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی (۲) زبور حضرت داوٗد علیہ السلام کو دی (۳) انجیل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی (۴) قرآن کریم ہمارے حضرت محمد ﷺ کو دیا گیا، قرآن کریم آخری کتاب ہے اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں آئے گی، قیامت تک قرآن کریم کا ہی حکم چلے گا، قرآن کریم کے علاوہ دوسری کتابوں میں گمراہ لوگوں نے بہت کچھ تبدیلی کر ڈالی مگر قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے اس لئے قرآن کریم میں نہ کبھی ردوبدل ہوئی اور نہ ہوسکتی ہے۔

عقیدہ: ہمارے پیغمبر ﷺ کو جس جس مسلمان نے دیکھا ان کو صحابہ کہتے ہیں، ان کی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں، ان سب سے محبت اور اچھا گمان رکھنا چاہیئے، ان کی بڑی بڑی بزرگیاں ہیں ان میں سب سے بڑھ کر چار صحابی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو حضور ﷺ کے بعد آپ کی جگہ بیٹھے اور دین کا بندوبست کیا، اسی لئے ان کو خلیفہ اول کہا جاتا ہے، یہ تمام امت میں سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والے ہیں، ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ ہیں، ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تیسرے خلیفہ ہیں اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ ہیں۔

عقیدہ: صحابہ کا مرتبہ اتنا اونچا ہے کہ کوئی شخص چاہے وہ کتنا ہی بڑا ولی کیوں نہ ہو کسی ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ: ہمارے حضرت محمد ﷺ کی اولاد اور بیبیاں سب تعظیم کے لائق ہیں اور اولاد میں سب سے بڑا رتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ہے اور بیبیوں میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا ہے۔

عقیدہ: ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تمام باتوں میں سچا سمجھے اور ان پر یقین رکھے، حضور ﷺ کی کسی بات میں شک کرنا

یا اس کو جھٹلانا، اس میں کسی قسم کا عیب نکالنا یا دین کی کسی بات کا مذاق اڑانا بہت بڑا گناہ ہے اس سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ: قرآن وحدیث کے کھلے کھلے مطلب کو نہ ماننا اور اپنا مطلب نکالنے کے لئے کسی قسم کی تاویل کرنا بددینی کی بات ہے۔

عقیدہ: گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

عقیدہ: گناہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا جب تک اس کو برا سمجھتا رہے ایمان نہیں جاتا البتہ کمزور پڑ جاتا ہے۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا ناامید ہو جانا کفر ہے۔

عقیدہ: غیب کا حال سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا۔

عقیدہ: جب آدمی مرجاتا ہے اگر گاڑا جائے تو گاڑنے کے بعد ورنہ جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں آکر سوال کرتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ پھر حضور ﷺ کی نسبت سے پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں؟ اگر مردہ ایماندار ہوا تو وہ ٹھیک جواب دیتا ہے پھر اس کے لئے ہر طرح کا چین ہے، جنت کی طرف کھڑکی کھول دی جاتی ہے جس سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبو آتی رہتی ہے اور وہ مزے میں پڑ کر سوتا ہے، اور اگر مردہ ایماندار نہیں ہے تو وہ سب باتوں کا یہی ایک جواب دیتا ہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں پھر وہ فرشتے اس پر بڑی سختی کرتے ہیں اور اس کو قیامت تک عذاب ہوتا رہتا ہے، بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف فرما دیتے ہیں مگر یہ تمام باتیں مردہ کو معلوم ہوتی ہیں لیکن ہمیں معلوم نہیں ہوتیں، جیسا کہ سوتا ہوا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے اور جاگتا ہوا آدمی اس کے پاس بالکل بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ: مرنے کے بعد ہر دن صبح اور شام مردے کا جو ٹھکانہ ہے دکھلا دیا جاتا ہے، جنتی کو جنت دکھا کر خوشخبری دی جاتی ہے اور دوزخی کو دوزخ دکھا کر اور حسرت بڑھائی جاتی ہے۔

عقیدہ: مردے کے لئے دعا کرنے سے، خیرات دے کر بخشنے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

عقیدہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے قیامت کی جتنی نشانیاں بتائی ہیں وہ تمام ضرور ہونے والی ہیں، امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے بادشاہی کریں گے، کانا دجّال نکلے گا اور دنیا میں بہت فساد پھیلائے گا اس کو مارنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے، یاجوج ماجوج بڑے زبردست لوگ ہیں وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گے اور بڑا اودھم مچائیں گے پھر خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے، ایک عجیب طرح کا جانور زمین سے نکلے گا اور لوگوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا، قرآن کریم اٹھ جائے گا اور تھوڑے دنوں میں سارے مسلمان مرجائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی، اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں ہوں گی۔

عقیدہ: جب ساری نشانیاں پوری ہوجائیں گی تو قیامت کا سامان شروع ہوگا، حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صور پھونکیں گے، یہ ایک بہت بڑی چیز ہے جو سینگ کی شکل پر ہے، اس صور کے پھونکنے سے تمام زمین پھٹ جائے گی اور آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا، تمام مخلوقات مرجائے گی اور جو مر چکے ہیں ان کی روحیں بے ہوش ہوجائیں گی مگر اللہ تعالیٰ کو جن کا بچانا مقصود ہوگا وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کو جب منظور ہوگا کہ تمام عالم پھر پیدا ہو جائے تو دوسری بار پھر صور پھونکا جائے گا اس سے سارا عالم پھر پیدا ہو جائے گا، مُردے زندہ ہو جائیں گے اور قیامت کے میدان میں سب لوگ اکٹھا ہوں گے اور وہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے، آخر میں ہمارے حضرت محمد ﷺ سفارش فرمائیں گے، ترازو کھڑی کی جائے گی، اچھے اور برے تمام اعمال اس میں تولے جائیں گے ان کا حساب ہوگا، بعض لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، نیک لوگوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں اور برے لوگوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا، حضور ﷺ اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، پل صراط پر چلنا ہوگا جو نیک لوگ ہوں گے وہ اس پر سے پار ہو کر جنت میں چلے جائیں گے اور جو بد ہوں گے اس پر سے دوزخ میں گر پڑیں گے۔

عقیدہ: دوزخ پیدا ہو چکی ہے اس میں سانپ اور بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے، دوزخیوں میں جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر پیغمبروں اور بزرگوں کی سفارش سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے خواہ کتنے ہی بڑے گناہ گار ہوں اور جو کافر اور مشرک ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کو موت نہ آئے گی۔

عقیدہ: جنت بھی پیدا ہو چکی ہے اس میں طرح طرح کے چین اور نعمتیں ہیں، جنتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے نہ اس سے نکلیں گے اور نہ وہاں ان کو موت آئے گی۔

عقیدہ: اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دیدے یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف کردے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

عقیدہ: شرک اور کفر کا گناہ کبھی کسی کو معاف نہیں کرتا اور اس کے سوا اور گناہ جس کو اللہ چاہے گا اپنی مہربانی سے معاف کردے گا۔

عقیدہ: جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کا جنتی ہونا بتادیا ہے ان کے سوا کسی اور کے جنتی ہونے کا یقینی حکم نہیں لگا سکتے البتہ اچھے نشان دیکھ کر اچھا گمان اور اس کی رحمت سے امید رکھنا ضروری ہے۔

عقیدہ: دنیا میں جاگتے ہوئے ان آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی دیکھ سکتا ہے۔

عقیدہ: عمر بھر کوئی کیسا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اس کے موافق اس کو اچھا برا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ: آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہے البتہ مرتے وقت جب دم ٹوٹنے لگے اور عذاب کے فرشتے اس کو دکھائی دینے لگیں اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ایمان۔ (بہشتی ثمر)

☆☆☆

طہارت کا بیان

کس پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے؟

مسئلہ: آسمان کے برسے ہوئے پانی سے اور حوض، کنویں، دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔

مسئلہ: پھل، درخت یا پتوں سے نچوڑے ہوئے پانی سے یا تربوز وغیرہ کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں۔

مسئلہ: اگر پانی میں کوئی چیز مل گئی اور اس کی وجہ سے پانی کے اوصاف رنگ، بو، مزہ بدل گیا تو اس پانی سے وضو اور غسل کرنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ: پانی میں دودھ مل گیا اور دودھ کی سفیدی پانی میں بہت کم ہے تو اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔

مسئلہ: وضو یا غسل کے لئے دھوپ سے پانی گرم کیا تو اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے مگر بہتر نہیں۔

مسئلہ: وضو یا غسل کے لئے بکری، گائے، بھینس وغیرہ کے پاخانہ و گوبر سے پانی گرم کیا یا روٹی وغیرہ پکائی تو اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے ایسے ہی اس روٹی کا کھانا درست ہے۔

مسئلہ: وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء کرنا اور استنجے کے بقیہ پانی سے وضو کرنا درست ہے۔

مسئلہ: گاؤں کے قریب چھوٹے بڑے تالاب بنے ہوتے ہیں اور برسات میں تمام گاؤں کی نجاست اس میں پڑتی ہے تو اگر وہ ماء جاری کے حکم میں ہے تو اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔

مسئلہ: بہت سی نہروں اور ندیوں میں مستقل طور پر پاخانہ اور پیشاب وغیرہ اکٹھا ہو کر گرتا ہے تو بھی اس سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔

مسئلہ: اگر تیز بارش میں پانی سڑکوں پر ایک گز چوڑا اور آدھا گز گہرا ہو گیا ہو تو وہ ماء جاری کے حکم میں ہے۔

مسئلہ: مچھلی مینڈک وغیرہ کے پاخانہ سے پانی نجس نہیں ہوتا۔

مسئلہ: ایسا بڑا تالاب کہ جس میں موسم گرما کے اندر لوگ پاخانہ پیشاب کرتے ہوں اور بارش کے موسم میں وہ تالاب پانی سے بھر جاتا ہو تو اس کا پانی پاک ہے۔

مسئلہ: چھت پر نجاست پڑی تھی، بارش ہو کر نالہ چل پڑا تو اگر آدھی یا آدھی سے زیادہ چھت ناپاک ہے تو پانی نجس ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ: جن جانوروں میں بہتا ہوا خون نہیں جیسے مکھی، مچھر، بھڑ، چھپکلی، چیونٹی وغیرہ ان کے گرنے اور مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ: جن جانوروں کی پیدائش پانی کی ہے جیسے مچھلی، مینڈک وغیرہ ان کے مرنے سے پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

مسئلہ: جن جانورون کی پیدائش پانی کی نہیں مگر وہ پانی میں رہتے ہیں جیسے بطخ، مرغابی وغیرہ ان کے مرجانے سے پانی ناپاک ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: مردار کے بال، سینگ، ہڈی اور دانت سب پاک ہیں، اگر پانی میں پڑجائیں تو پانی ناپاک نہیں ہوگا۔

مسئلہ: آدمی کی ہڈی اور بال پاک ہیں مگر ان کا برتنا اور استعمال میں لانا جائز نہیں بلکہ ان کا احترام کرنا ضروری ہے۔

☆☆☆

نجاستوں سے پاکی حاصل کرنے کا طریقہ

مسئلہ: نجاست کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس کی نجاست زیادہ سخت ہے، تھوڑی سی لگ جانے سے بھی دھونے کا حکم ہے اس کو نجاستِ غلیظہ کہتے ہیں دوسری وہ کہ جس کی نجاست ذرا کم ہے اس کو نجاستِ خفیفہ کہتے ہیں۔

مسئلہ: آدمی کا پیشاب، پاخانہ، شراب، خون، کتے بلی کا پاخانہ یا پیشاب گائے بھینس وغیرہ کا گوبر، گھوڑے خچر وغیرہ کی لید، بکری بھیڑ وغیرہ کی مینگنی نجاستِ غلیظہ میں داخل ہیں۔

مسئلہ: تمام حرام جانوروں کا پیشاب، گدھے خچر وغیرہ کا پیشاب، مرغی اور بطخ کی بیٹ نجاستِ غلیظہ میں داخل ہے۔

مسئلہ: دودھ پیتے بچے کا پاخانہ پیشاب بھی نجاستِ غلیظہ میں داخل ہے۔

مسئلہ: گھوڑے کا پیشاب، حلال جانوروں کا پیشاب اور حرام پرندوں کی بیٹ نجاستِ خفیفہ میں داخل ہے۔

مسئلہ: مکھی، مچھر، پسو، کھٹمل اور مچھلی کا خون نجس نہیں۔

مسئلہ: پیشاب کی چھینٹیں جو سوئی کے ناکہ کے برابر ہوں انکا دھونا واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی دوا میں اگر شراب وغیرہ پڑنے کا صحیح علم ہو تو اس دوا کا استعمال

مسئلہ: کافر ظاہری اعتبار سے پاک ہے اگرچہ عقائد کے اعتبار سے ناپاک ہے، اس لئے کافر کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا جائز ہے۔

مسئلہ: کسی کو شبہ ہوا کہ میرے کپڑے پر ناپاکی ہے تو جب تک یقین نہ ہو محض شبہ کی وجہ سے کپڑے کا دھونا واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: کبوتر کی بیٹ نجس نہیں ہے پس اگر مسجد میں کبوتر بیٹ کر دیں تو اس سے مسجد ناپاک نہ ہوگی۔

مسئلہ: مسجد میں رہنے والے کبوتروں کو بیچ کر مسجد میں اس کی رقم صرف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: ناپاکی کی حالت میں اگر کسی نے پاک کپڑے سے اپنا پسینہ پونچھ لیا تو کوئی حرج نہیں ہے کپڑا پاک رہے گا۔

مسئلہ: کسی جگہ ناپاکی تھی اس کے کچھ فاصلے پر لوٹے وغیرہ تھے، بارش آئی اور ناپاک پانی لوٹوں کے اوپر سے ہو کر گذرا تو ماء جاری کا حکم دیتے ہوئے لوٹے پر ناپاکی کا حکم نہ لگائیں گے۔

مسئلہ: خنزیر کا بدن اگر کسی کے کپڑے یا بدن سے مس ہو جائے تو اگر وہ تر ہے تب تو وہ جگہ ناپاک ہو جائے گی ورنہ نہیں۔

مسئلہ: غیر مسلم دھوبیوں کے یہاں کے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے اگرچہ وہ طہارت بھی نہ جانتے ہوں۔

مسئلہ: نجس مٹی سے کمہار نے جو برتن بنائے جب تک کچے ہیں تو ناپاک ہیں اور جب پک جائیں تو پاک ہوجائیں گے۔

مسئلہ: کافر کے جھوٹے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے۔

☆☆☆

غسل کا بیان

غسل کرنے کا طریقہ

غسل کرنے والے کو چاہئے کہ پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجاء کرے اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اس کو دھوئے، پھر پورا وضو کرے اور غسل کی نیت کرے یعنی دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے اور پاکی حاصل کرنے کے لئے غسل کرتا ہوں، پھر تین مرتبہ اپنے سر پر، پھر تین مرتبہ اپنے دائیں مونڈھے پر، تین مرتبہ اپنے بائیں مونڈھے پر اور تین مرتبہ اپنے پورے بدن پر پانی بہائے، اگر وہ ایسی جگہ غسل کرے کہ جہاں پانی رک جاتا ہے تو وضو میں پیر نہ دھوئے بعد میں دھوئے ورنہ وضو میں ہی پاؤں دھوڈالے۔

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں:

(۱) کلی کرنا۔ (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ (۳) پورے بدن پر پانی بہانا۔

مسئلہ: غسل میں ایک مرتبہ کلی کرنا کہ پورے منہ میں اچھی طرح پانی پہونچ جائے ، ایک مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا اور ایک مرتبہ پورے بدن پر پانی بہانا فرض ہے کہ ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

مسئلہ: اگر روزہ کی حالت میں غسل کیا جائے تو اس صورت میں صرف کلی کرے غرغرہ نہ کرے۔

مسئلہ: کسی شخص نے جنابت کی حالت میں کھانا کھایا اور کلی کی ، پھر غسل کیا مگر اس میں کلی نہیں کی تو اس کا غسل درست ہے۔

مسئلہ: کسی نے غسل کرنے سے پہلے وضو میں کلی کی اس کے بعد غسل کیا اور اس میں کلی نہیں کی تو بھی غسل درست ہے۔

مسئلہ: کسی نے کلی تو نہیں کی البتہ خوب منہ بھر پانی پی لیا تو بھی غسل درست ہے۔

مسئلہ: غسل میں منہ کے اندر اس حد تک دھونا فرض ہے جو وضو میں مسنون ہے جس کو مضمضہ یعنی کلی کہتے ہیں پس کوا جو زبان سے پرے ہے اس کا دھونا غسل میں فرض نہیں۔

مسئلہ: کان، بغل اور ناف میں پانی پہنچانا غسل میں فرض ہے۔

مسئلہ: کسی کے منہ میں پان کا ریزہ یا چھالی کا ٹکڑا اٹک گیا پھر اس نے اس کے نکالے بغیر غسل کر کے نماز پڑھی تو نماز اور غسل درست ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ اس کو نکال کر غسل کرے۔

مسئلہ: کسی شخص کو غسل کرنے کے بعد یاد آیا کہ کوئی جگہ خشک رہ گئی ہے تو اب اس جگہ پر پانی بہائے صرف ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں۔

غسل کی سنتیں

غسل میں دس سنتیں ہیں:

(۱) بسم اللہ پڑھنا۔
(۲) نیت کرنا۔
(۳) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔
(۴) بدن پر اگر نجاست لگی ہو اسے دھونا۔
(۵) استنجاء کرنا۔
(۶) وضو کرنا۔
(۷) تین مرتبہ پورے بدن پر پانی بہانا۔
(۸) پہلے سر پر پانی ڈالنا، پھر دائیں مونڈھے پر، پھر بائیں مونڈھے پر اور پھر پورے بدن پر۔
(۹) بدن کو مَلنا۔
(۱۰) غسل کو پے در پے کرنا۔

غسل کے آداب ومکروہات

غسل کے آداب ومکروہات وہی ہیں جو وضو کے ہیں مگر یہ کہ ستر کھولنے کی حالت میں قبلہ رخ ہونا، کسی سے بات چیت کرنا نیز خلاف سنت غسل کرنا بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: کسی نے پورا غسل کیا مگر غسل کی نیت نہ کی تو غسل تو ہو جائے گا مگر غسل کا ثواب نہیں ملے گا۔

مسئلہ: تین دفعہ تمام بدن پر پانی بہانا اس لئے سنت ہے کہ پانی بدن کے ہر ایک حصہ پر پوری طرح پہنچ جائے پس اگر کوئی شخص بارش میں اتنی دیر کھڑا رہا کہ پانی اسکے بدن کے ہر ایک حصہ میں پوری طرح پہنچ گیا تو اس کی یہ سنت پوری ہو گئی۔

مسئلہ: تنہائی کی جگہ میں ستر کھول کر نہانا درست ہے مگر ادب یہ ہے کہ لنگی وغیرہ باندھ کر نہائے۔

مسئلہ: اگر غسل خانہ کی دیوار اونچی اونچی ہو کہ بے پردگی نہ ہوتی ہو اور اوپر سے کھلی ہوئی ہو تو بھی ننگے نہانا درست ہے مگر بہتر یہی ہے کہ ستر کھول کر نہ نہائے

مسئلہ: جو کمرہ بالکل بند ہو اس میں برہنہ ہو کر نہانا درست ہے۔

مسئلہ: جس جگہ تنہائی نہ ہو وہاں صرف نیکر پہن کر نہانا درست نہیں بلکہ گھٹنوں سے نیچی لنگی باندھ کر نہائے۔

مسئلہ: چار چیزوں کے لئے غسل مسنون ہے:

(۱) جمعہ کی نماز کے لئے۔

(۲) عیدین کی نماز کے لئے۔

(۳) احرام کے لئے۔

(۴) حاجی کے لئے عرفات میں زوال کے بعد۔

مسئلہ: انیس چیزوں کے لئے غسل کرنا مستحب ہے:

(۱) اس شخص کے لئے جو پاکی کی حالت میں مسلمان ہوا ہو۔

(۲) اس شخص کے لئے جو عمر کے اعتبار سے بالغ ہوا ہو۔

(۳) اس شخص کے لئے جس نے جنون سے افاقہ پایا ہو۔

(۴) سنگی لگوانے کے بعد۔

(۵) میت کو غسل دینے کے بعد۔

(۶) شب برات میں۔

(۷) شب قدر میں جب کہ اس کو دیکھے۔

(۸) مدینۃ النبی ﷺ میں داخل ہونے کے لئے۔

(۹) مزدلفہ میں ٹھہرنے کے لئے ۱۰/ذی الحجہ کی صبح کو۔

(۱۰) مکہ میں داخل ہونے کے وقت۔

(۱۱) طواف زیارت کے لئے۔

(۱۲) سورج گرہن یا چاند گرہن کی نماز کے لئے۔

(۱۳) استسقاء کے لئے۔

(۱۴) گھبراہٹ کی نماز کے لئے۔

(۱۵) دن میں غیر معمولی تاریکی کے لئے۔

(۱۶) سخت آندھی کے دفع کرنے کے لئے۔

(۱۷) نئے کپڑے پہنتے وقت۔

(۱۸) گناہ سے توبہ کرنے والوں کے لئے۔

(۱۹) اس شخص کے لئے جو سفر سے آچکا ہے۔

☆☆☆

وضو کا بیان

وضو کرنے کا طریقہ

وضو کرنے والے کو چاہیئے کہ اول وضو کی نیت کرے یعنی دل میں یہ ارادہ کرے کہ میں نماز کی صحت اور حدث کو دور کرنے کے لئے وضو کرتا ہوں پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے پاک اور اونچی جگہ بیٹھے کہ چھینٹیں اُڑ کر اوپر نہ پڑیں، پھر بسم اللہ پڑھ کر تین دفعہ دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ سے پانی لے کر کلی کرے اور مسواک کرے، اگر مسواک نہ ہو تو شہادت کی انگلی ہی دانتوں پر ملے، پھر تین مرتبہ دائیں ہاتھ سے پانی لے کر ناک میں ڈالے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، پھر سر کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک تین مرتبہ منہ دھوئے اور ڈاڑھی کا خلال کرے، پھر تین مرتبہ دایاں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے پھر تین مرتبہ بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوئے اور ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر انگلیوں کا خلال کرے، پھر

پیشانی کے بالوں سے گدی تک پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرے، پھر ہاتھ کی چھوٹی انگلی کان کے سوراخ میں ڈال کر کان کے اوپر کے حصہ کا انگوٹھوں سے مسح کرے، پھر ہتھیلی کی پشت سے گردن کا مسح کرے، پھر تین مرتبہ دایاں پیر ٹخنوں سمیت دھوئے اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرے، پیر کی داہنی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے بائیں چھنگلی پر ختم کرے۔

وضو میں بعض چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک چیز بھی چھوٹ جائے یا کچھ کمی رہ جائے تو وضو نہیں ہوگا ایسی چیزیں فرض کہلاتی ہیں۔ اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے چھوٹ جانے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور شریعت میں ان کے کرنے کی تاکید بھی آئی ہے، اگر کوئی اس کے چھوڑنے کی عادت بنا لے تو گنہگار ہوگا ایسی چیزیں سنت کہلاتی ہیں اور بعض چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا ایسی چیزیں مستحب کہلاتی ہیں۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں:

(۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک منہ دھونا۔

(۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

(۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

مسئلہ: وضو میں ہر عضو کو ایک مرتبہ دھونا فرض، تین مرتبہ سنت اور تین مرتبہ سے زیادہ مکروہ ہے۔

مسئلہ: وضو میں دھونے کی حد یہ ہے کہ پانی عضو پر بہہ کر ایک دو قطرے ٹپک جائیں، پس اگر کسی نے اتنا کم پانی لیا کہ وہ بہہ کر عضو پر ہی رہ گیا یا ہاتھ بھگو کر عضو پر پھیر لیا تو اس کو دھونا شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا وضو ہوگا۔

مسئلہ: وضو میں آنکھ کے کوئے اور ہونٹوں کے ظاہری حصہ کا دھونا فرض ہے، پس اگر کسی نے منہ دھوتے وقت اتنے زور سے آنکھ یا ہونٹ بند کئے کہ پانی اس مقام تک نہیں پہنچا تو وضو نہ ہوگا۔

مسئلہ: کسی کے ناخن میں آٹا لگ کر سوکھ گیا اور وضو میں اس کے نیچے پانی نہیں پہنچا تو وضو نہیں ہوا۔

مسئلہ: کسی نے ناخون پالش لگائی تو جب تک اس کو چھڑا کر پانی ناخون پر نہ گذرے گا وضو نہ ہوگا۔

وضو کی سنتیں

وضو میں اکیس سنتیں ہیں:

(۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

(۲) وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔

(۳) مسواک کرنا۔

(۴) تین مرتبہ کلی کرنا۔

(۵) تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا۔

(۶) دونوں کو ترتیب سے ادا کرنا یعنی پہلے کلی کرنا پھر ناک میں پانی ڈالنا۔
(۷) دونوں کو الگ الگ پانیوں سے ادا کرنا۔
(۸) دونوں کام داہنی ہتھیلی سے کرنا۔
(۹) غیر روزہ دار کو منہ اور ناک میں اچھی طرح پانی پہنچانا۔
(۱۰) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔
(۱۱) انگلیوں کا خلال کرنا۔
(۱۲) ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا۔
(۱۳) ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا۔
(۱۴) کانوں کا مسح کرنا۔
(۱۵) ہر عضو کو لگاتار دھونا۔
(۱۶) ہر عضو کو مَل مَل کر دھونا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہنے پائے۔
(۱۷) وضو کی نیت کرنا۔
(۱۸) ترتیب سے وضو کرنا۔
(۱۹) داہنی طرف سے شروع کرنا۔
(۲۰) ہاتھوں کو دھوتے وقت انگلیوں کے سروں سے اور سر کا مسح کرتے وقت پیشانی کی طرف سے ابتدا کرنا۔
(۲۱) گردن کا مسح کرنا۔

بعض علماء نے اخیر کی چار چیزوں کو مستحبات میں شمار کیا ہے۔

وضو کے مستحبّات

وضو میں چودہ چیزیں مستحب ہیں:

(۱) پاک اور اونچی جگہ بیٹھ کر وضو کرنا۔

(۲) قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

(۳) لوٹے کو بائیں طرف رکھنا۔

(۴) وضو میں بلا عذر کسی کی مدد نہ لینا۔

(۵) وضو میں دنیوی بات چیت نہ کرنا۔

(۶) نیت کے الفاظ زبان سے بھی ادا کر لینا۔

(۷) منقول دعاؤں کا پڑھنا۔

(۸) ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ کہنا۔

(۹) ہاتھ کی چھوٹی انگلی کانوں کے سوراخ میں داخل کرنا۔

(۱۰) کشادہ انگوٹھے یا چھلے کو ہلا لینا۔

(۱۱) بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔

(۱۲) وقت سے پہلے ہی وضو کر لینا۔

(۱۳) وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنا۔

(۱۴) وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

مسئلہ: کسی نے پورا وضو کیا مگر وضو کی نیت نہیں کی تو اس کا وضو تو ہو جائے گا مگر وضو کا ثواب نہیں ملے گا۔

مسئلہ: کسی نے الٹا وضو کیا یعنی پہلے پاؤں دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر ہاتھ دھوئے پھر منہ دھویا تو اس کا وضو درست ہے مگر سنت کے خلاف ہے، اگر ایسی ہی عادت بنالے تو گنہگار ہوگا۔

مسئلہ: کسی نے پہلے بایاں پاؤں دھویا پھر دایاں، یا پہلے بایاں ہاتھ دھویا پھر داہنا تو بھی وضو ہوجائے گا مگر مستحب کے خلاف ہوگا۔

مسئلہ: کسی نے ایک عضو دھوکر دوسرا عضو دھونے میں اتنی دیر لگائی کہ پہلا عضو خشک ہوگیا تو بھی اس کا وضو سنت کے خلاف ہوا۔

مسئلہ: کسی نے ایک ہاتھ سے پورے سر کا مسح کیا تو بھی اس کا وضو سنت کے خلاف ہوا۔ **مسئلہ:** بہتر یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد اپنے اعضاء کو رومال وغیرہ سے صاف کرلے۔ **مسئلہ:** کسی نے پورا وضو ایک ہاتھ سے کیا تو اس کا وضو ہوگیا مگر سنت کے خلاف ہوا۔

مسئلہ: کسی نے کسی وقت کے لئے مثلاً ظہر کے لئے وضو کیا اور ظہر کی نماز پڑھی اور عصر تک اس کا وضو نہیں ٹوٹا تو اسی وضو سے دوسرے وقت کی نماز پڑھنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ نئے وضو سے دوسرے وقت کی نماز پڑھے۔

مسئلہ: کسی نے وضو کرنے کے بعد اس وضو سے کوئی عبادت نہیں کی تو اسی حالت میں دوسرا وضو کرنا اس کے لئے مکروہ ہے، ہاں اگر دو رکعت ہی پڑھ لی ہو تو پھر دوسرا وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔

مسئلہ: کسی نے سردیوں میں ہاتھ پیر پھٹ جانے کی وجہ سے موم تیل لگالیا یا دوا بھرلی تو اگر اس کے چھڑانے میں دقت ہو تو اس کے اوپر سے ہی پانی بہالینا کافی ہے۔

مسئلہ: وضو کرتے وقت کوئی جگہ خشک رہ گئی، پورا وضو کرنے کے بعد اس کا علم ہوا تو اس جگہ پانی بہانا ضروری ہے صرف ہاتھ پھیر لینا کافی نہیں۔

مسئلہ: کسی کے ہاتھ پاؤں وغیرہ پر کوئی پھنسی ہے اور اس پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو ایسی جگہ پر مسح کر لے اور اگر مسح بھی نقصان کرتا ہے تو اتنی جگہ چھوڑ دے اس کا وضو صحیح ہے۔

مسئلہ: کسی کے ہاتھ پاؤں وغیرہ پر زخم ہے اور زخم پر پٹی بندھی ہے تو اگر پٹی کے کھولنے میں دقت نہ ہو تو کھول کر پانی بہائے ورنہ پٹی پر ہی مسح کر لے۔

مسئلہ: اگر پوری پٹی کے نیچے زخم نہیں بلکہ تھوڑی جگہ پر ہے اور پٹی کھولنے میں نقصان ہو تو ساری پٹی پر ہی مسح کر لے۔

وضو کے مکروہات

وضو میں پانچ چیزیں مکروہ ہیں:

(۱) حد سے زیادہ پانی بہانا یا حد سے زیادہ کمی کرنا۔

(۲) منہ دھوتے وقت زور زور سے چھپکے مارنا۔

(۳) حلقوم کا مسح کرنا۔

(۴) کانوں کے مسح کے لئے اور گردن کے مسح کے لئے نیا پانی لینا۔

(۵) سنت یا مستحب کے خلاف وضو کرنا مثلاً ناپاک جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا، وضو میں دنیوی بات چیت کرنا، وضو میں بغیر عذر کے کسی دوسرے سے مدد لینا۔

نواقضِ وضو

وضو آٹھ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) پاخانہ یا پیشاب کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا۔

(۲) ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

(۳) خون یا پیپ وغیرہ کا جسم سے نکل کر بہہ جانا۔

(۴) منہ بھر قے کرنا۔

(۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

(۶) بے ہوشی کا ہونا۔

(۷) جنون کا ہونا۔

(۸) نماز میں بالغ آدمی کا قہقہہ مار کر ہنسنا۔

مسئلہ: اگر ریح پیشاب کی راہ سے نکلی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: بدن کے کسی حصہ سے خون یا پیپ نکلا تو اگر وہ اپنی جگہ پر ہے تو وضو باقی ہے اور ذرا بھی بہہ گیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ: کسی نے اپنی ناک میں انگلی ڈالی پھر جب اس کو نکالی تو انگلی میں خون کا دھبہ معلوم ہوا، پھر دوبارہ انگلی ڈالی پھر خون کا دھبہ دکھائی دیا مگر خون اتنی کم مقدار میں ہے کہ وہ انگلی کو تو لگ جاتا ہے مگر بہتا نہیں تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: کسی کی آنکھ میں خون نکل کر پوری آنکھ میں پھیل گیا مگر باہر نہیں نکلا تو بھی وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: کسی کی آنکھ میں کوئی دانہ تھا اور وہ ٹوٹ گیا اور اس کا پانی نکل کر پوری آنکھ میں پھیل گیا تو اگر بہہ جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں۔

مسئلہ: کسی کی آنکھیں آ گئیں اور آنکھ سے آنسو نکل کر بہنے لگے تو وضو نہیں ٹوٹا مگر بہتر یہ ہے کہ پھر سے وضو کر لے۔

مسئلہ: کسی کی آنکھ سے سرمہ کی تیزی یا سلائی کی چوٹ کی وجہ سے پانی نکلا تو اس سے وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: عورت کے پستان سے دودھ نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ: نماز میں بچہ نے پستان پکڑ کر دودھ پی لیا تو نماز فاسد ہوگئی مگر وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: کسی نے دانتوں سے امرود وغیرہ کاٹا اور اس پر خون کا دھبہ معلوم ہوا مگر تھوک میں خون کی رنگت نہیں تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: کسی کو قے ہوئی اور اس میں منہ بھر کھانا پانی یا پت وغیرہ گرا تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر منہ بھر نہ ہو تو وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: کسی کو قے ہوئی اور اس میں منہ بھر جما ہوا خون ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرا تو بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: کسی کو قے ہوئی اور اس میں منہ بھر بلغم گرا تو وضو نہیں ٹوٹا چاہے وہ کتنی ہی مقدار میں ہو۔

مسئلہ: کسی کو قے ہوئی اور اس میں بہتا ہوا پتلا خون گرا تو وضو ٹوٹ گیا چاہے منہ بھر بھی نہ ہو۔

مسئلہ: کسی کو تھوڑی تھوڑی قے کئی مرتبہ ایک ہی متلی سے ہوئی تو ان سب کو جمع کیا جائے گا، اگر منہ بھر کے بقدر ہو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں

مسئلہ: کسی کو ایک متلی سی تھوڑی سی قے ہوئی پھر متلی جاتی رہی، تھوڑی دیر کے بعد دوسری متلی پیدا ہوئی اور تھوڑی سی قے ہوئی پھر وہ جاتی رہی، پھر تیسری متلی سے تھوڑی سی قے ہوئی تو ان سب کو جمع نہیں کیا جائے گا اور نہ وضو ٹوٹے گا۔

مسئلہ: منہ بھر قے نجس ہے اور منہ بھر نہ ہو تو پاک ہے پس اگر کسی نے منہ بھر قے کی اور پھر اپنا منہ برتن سے لگا کر پانی پیا تو وہ برتن ناپاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: چارزانو سونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ **مسئلہ:** کوئی اتنی غفلت سے ٹیک لگا کر سو گیا کہ اگر وہ ٹیک نہ ہوتی تو گر پڑتا تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: کسی کو بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی اور نیند کی وجہ سے گر پڑا تو اگر گرتے ہی فوراً آنکھ کھل گئی تو وضو نہیں ٹوٹا اور اگر گرنے کے ذرا دیر کے بعد آنکھ کھلی تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: تمباکو یا کسی اور نشہ آور چیز کے کھا لینے سے قدم ڈگمگانے لگے اور صحیح طور پر چلا نہیں جاتا تو وضو ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: کوئی شخص نماز میں اتنے زور سے ہنسا کہ اس نے اپنی آواز خود بھی سن لی اور آس پاس والوں نے بھی سن لی تو وضو ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ:** کسی کو نماز میں اتنی زور سے ہنسی آئی کہ اس نے اپنی آواز سنی مگر دوسروں تک اس کی آواز نہیں گئی تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا، البتہ ایسی صورت میں نماز ٹوٹ جائے گی۔

مسئلہ: کوئی شخص نماز میں مسکرایا یعنی فقط دانت کھل گئے تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز۔

مسئلہ: نماز میں بچہ کے قہقہہ مارنے سے نہ اس کا وضو ٹوٹتا ہے اور نہ نماز۔

مسئلہ: کسی نے نماز میں سوتے ہوئے قہقہہ مارا تو اس کا وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: کسی نے جاگتے ہوئے جنازہ کی نماز میں قہقہہ مارا تو بھی وضو نہیں ٹوٹا۔

مسئلہ: کسی نے پورا وضو کیا، وضو کرنے کے بعد اسے شک ہوا کہ وضو میں کوئی عضو چھوٹ گیا ہے تو محض شک کی وجہ سے وضو کے لوٹانے کا حکم نہیں دیا جائے گا ایسا شخص اسی حالت میں نماز پڑھ لے اس کا وضو درست ہے۔

مسئلہ: ستر دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ ☆☆☆

تیمّم کا بیان

تیمّم کی شرطیں

تیمّم کے صحیح ہونے کے لئے آٹھ شرطیں ہیں:

(۱) نیت کرنا۔
(۲) تیمّم کے عذر کا پایا جانا۔
(۳) جس چیز سے تیمّم کیا جائے اس کا پاک اور زمین کی جنس سے ہونا۔
(۴) تیمّم کے اعضاء پر سب جگہ ہاتھ پھیرنا۔
(۵) پورے ہاتھ یا تین انگلیوں سے تیمّم کرنا۔
(۶) ہاتھوں کو ہتھیلیوں کی طرف سے مارنا۔
(۷) تیمّم کے منافی چیزوں کا نہ پایا جانا۔
(۸) بدن پر موم، چربی وغیرہ کا نہ ہونا۔

تیمّم کے فرائض

تیمّم میں دوضربیں فرض ہیں ، ایک مرتبہ پاک مٹی پر ہاتھ مار کر سارے چہرے پرپھیرنا، دوسری مرتبہ پھر ہاتھ مارکر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت پھیرنا۔

تیمّم کی سنّتیں

تیمّم میں چھ سنّتیں ہیں:

(۱) شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔

(۲) ترتیب قائم رکھنا۔

(۳) پے درپے اور لگاتار کرنا۔

(۴) دونوں ہاتھ مٹی پر رکھنے کے بعد آگے پیچھے کی طرف کھینچنا۔

(۵) دونوں ہاتھوں کا جھاڑنا۔

(۶) ہاتھ مارتے وقت انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

تیمّم کے آداب ومکروہات

تیمّم میں وہ تمام چیزیں مکروہ ہیں جو وضو میں ہیں ، اسی طرح جو چیزیں وضو میں مستحب ہیں وہی تیمّم میں بھی مستحب ہیں۔

مسئلہ: تیمّم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرے ، پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت ملے ،کوئی جگہ باقی نہ رہے۔

مسئلہ: جو چیز زمین کی جنس سے ہو جیسے مٹی، ریت، پتھر، چونا وغیرہ ان سب پر تیمّم کرنا درست ہے۔

مسئلہ: جو چیزیں زمین کی جنس سے نہ ہوں جیسے سونا، چاندی، گیہوں، لکڑی، کپڑا وغیرہ ان پر تیمّم کرنا درست نہیں۔

مسئلہ: جو چیز نہ گلے نہ آگ میں جلے وہ زمین کی جنس سے ہے اس پر تیمّم کرنا درست ہے اور جو چیز جل کر راکھ ہو جائے یا گل جائے اس پر تیمّم کرنا درست نہیں۔

مسئلہ: راکھ پر تیمّم کرنا درست نہیں۔

مسئلہ: جن چیزوں پر تیمّم کرنا درست نہیں اگر ان پر اس قدر گرد ہو کہ ہاتھ مارنے سے خوب اُڑتی ہو ان پر تیمّم کرنا درست ہے۔ **مسئلہ:** پکی اینٹ اور پتھر پر تیمّم کرنا درست ہے چاہے ان پر ذرہ برابر بھی گرد نہ ہو۔

مسئلہ: جس زمین پر پیشاب وغیرہ گر کر سوکھ جائے اور نجاست کی بو جاتی رہے تو اس پر نماز پڑھنا درست ہے مگر تیمّم کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ: اگر صرف قرآن کریم چھونے کیلئے تیمّم کیا تو اس تیمّم سے نماز پڑھنا درست نہیں اور اگر نماز کے لئے تیمّم کیا تو اس سے قرآن کریم کا چھونا جائز ہے۔

مسئلہ: اسباب کے ساتھ پانی بندھا ہوا تھا لیکن یاد نہیں رہا اور اسی طرح تیمّم کر کے نماز پڑھ لی پھر یاد آیا تو نماز درست ہے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: جتنی چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اتنی ہی چیزوں سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح اگر تیمّم کرنے کے بعد پانی مل گیا تو بھی تیمّم ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: جس طرح وضو کی جگہ تیمّم کرنا درست ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی تیمّم کرنا درست ہے۔

مسئلہ: بیمار کے بدن پر نجاست لگی ہے اور پانی نقصان کرتا ہے تو نجاست دھوڈالے اور پھر تیمّم کرے۔

مسئلہ: کسی نے جلدی کی وجہ سے نماز جنازہ میں شرکت کرنے کے لئے تیمّم کیا تو درست ہے مگر اس تیمّم سے وقتیہ نماز نہیں پڑھ سکتا۔

مسئلہ: اگر پانی بیماری یا ضعف کی وجہ سے نقصان کرتا ہے تو ایسی حالت میں بھی تیمّم کرنا درست ہے۔

مسئلہ: بخار کی حالت میں بھی اگر پانی نقصان کرتا ہے تو بھی تیمّم کرنا درست ہے۔

مسئلہ: ایک جگہ پر متعدد بار تیمّم کرنا درست ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی مریض صرف وضو کر سکتا ہے غسل نہیں کر سکتا تو وضو کرلے اور غسل کی جگہ تیمّم کرلے۔

مسئلہ: اگر کوئی وضو بھی نہ کر سکتا ہو تو دونوں کی نیت کر کے تیمّم کرلے۔

☆☆☆

موزوں پر مسح کرنے کا بیان

مسئلہ: کسی نے وضو کر کے موزے پہنے تو اگر مقیم ہے تو ایک دن ایک رات تک ان پر مسح کرنا درست ہے اور اگر مسافر ہے تو تین دن تین رات تک ان پر مسح کر سکتا ہے۔

مسئلہ: خالص چمڑے کے موزے یا سوتی موزے جن میں چمڑے کا تلا لگا ہوا ہو ان پر مسح کرنا درست ہے۔

مسئلہ: اگر اونی سوتی موزے اس قدر موٹے اور گاڑھے ہوں کہ خالی موزے پہن کر تین میل چل سکے تو ان پر مسح کرنا درست ہے۔

مسئلہ: مروجہ اونی سوتی موزوں پر جب کہ یہ شرط نہ پائی جائے مسح کرنا درست نہیں ہے۔ **مسئلہ:** اگر موزہ اس قدر چھوٹا ہو کہ ٹخنے موزے سے باہر نکلے ہوئے ہوں تو ان پر مسح کرنا درست نہیں۔

مسئلہ: موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے آگے کی طرف رکھے اور ہتھیلی موزے سے علیحدہ رکھے پھر ان کو کھینچ کر ٹخنے کی طرف لے جائے۔

مسئلہ: اگر کسی نے الٹا مسح کیا یعنی ٹخنوں سے کھینچ کر انگلیوں کی طرف لایا تو بھی درست ہے مگر مستحب کے خلاف ہے۔

مسئلہ: کسی نے موزے پر صرف انگلیوں کے سرے رکھے اور مسح کیا تو مسح نہیں ہوا۔ **مسئلہ:** ہاتھ کی تین انگلیوں کے بقدر مسح کرنا ہر موزے پر فرض ہے اس سے کم میں مسح نہیں ہوگا۔

مسئلہ: جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انہی چیزوں سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے، اسی طرح موزہ نکال دینے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ: کسی نے پورا وضو کر کے موزوں پر مسح کیا پھر موزے نکال دیئے تو اب صرف پاؤں دھو ڈالے وضو کو لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ **مسئلہ:** اگر صرف ایک ہی موزہ اتارا تب بھی مسح ٹوٹ گیا دوسرا موزہ نکال کر دونوں پاؤں دھوئے۔

مسئلہ: اگر مسح کی مدت پوری ہوگئی تب بھی مسح ٹوٹ گیا۔

مسئلہ: کسی کا پیر پانی میں پڑا، موزے کے ڈھیلا ہونے کی وجہ سے پانی اندر چلا گیا تو اگر سارا پاؤں یا آدھے سے زیادہ پاؤں بھیگ گیا تو مسح ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ: جو موزہ اتنا پھٹ گیا ہو کہ چلنے میں پاؤں کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر کھل جاتا ہے تو اس پر مسح درست نہیں اور اگر اس سے کم کھلا ہو تو درست ہے۔

مسئلہ: اگر ایک موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہے اور سب ملا کر تین انگلیوں کے بقدر ہو جاتا ہے تو مسح درست نہیں اور اگر اتنی مقدار میں نہ ہو تو مسح درست ہے۔

مسئلہ: ایک موزہ میں دو انگلیوں کے برابر پاؤں کھل جاتا ہے اور دوسرے موزہ میں ایک انگلی کے برابر تو کوئی حرج نہیں مسح درست ہے۔

مسئلہ: برقع اور دستانوں پر مسح کرنا درست نہیں ہے۔ ☆☆☆

نماز کا بیان

نماز کے اوقات

مسئلہ: فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے، جب آفتاب کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: فجر کی نماز ایسے وقت پڑھنا مستحب ہے جب کہ خوب اجالا ہو جائے مگر آفتاب نکلنے سے اتنی دیر پہلے نماز شروع کریں کہ چالیس آیتیں ترتیل کے ساتھ پڑھ سکیں اور اگر اعادہ کی ضرورت ہو تو اعادہ کر سکیں، گویا کہ آفتاب نکلنے سے آدھ گھنٹہ پہلے نماز شروع کریں۔

مسئلہ: عورتوں کو فجر کی نماز اول وقت پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ: ظہر کا وقت زوال سے شروع ہو کر اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ ہر چیز کا سایہ اس کے اصلی سایہ کے علاوہ دو مثل نہ ہو جائے اور اس کے بعد سے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروب آفتاب تک رہتا ہے۔

مسئلہ: جمعہ کا وقت بھی وہی ہے جو ظہر کا ہے مگر یہ کہ جمعہ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: عصر کی نماز اگر کسی نے نہیں پڑھی اور سورج غروب ہونے کے وقت پڑھتا ہے تو پڑھ لینی چاہئے مگر قصداً اتنی تاخیر کرنا گناہ ہے۔

مسئلہ: جس وقت سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ پھیکی پڑ جائے ایسے وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق احمر کے ختم تک ہے مگر اتنی دیر کرنا کہ آسمان پر ستارے خوب چمک جائیں مکروہ ہے۔

مسئلہ: رمضان کے مہینے میں روزہ کھولنے کی وجہ سے قدرے تاخیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں اطمینان سے روزہ کھول کر نماز پڑھنی چاہئے۔

مسئلہ: عشاء کا وقت شفق احمر کے غائب ہونے سے لے کر صبح صادق تک ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز میں تاخیر اور جاڑوں کے موسم میں تعجیل مستحب ہے۔ **مسئلہ:** بدلی کے دن فجر، ظہر اور مغرب کی نماز میں تاخیر اور عصر کی نماز میں تعجیل مستحب ہے۔

مسئلہ: عصر کی نماز اتنی دیر سے پڑھنا بہتر ہے کہ وقت آنے کے بعد اگر کچھ نفلیں پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے چاہے گرمی کا موسم ہو یا سردی کا دونوں میں حکم ایک ہی ہے۔

اوقاتِ مکروہہ

مسئلہ: طلوعِ شمس، زوالِ شمس اور غروبِ شمس کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ایسے وقت نماز پڑھنا کہ درمیان میں زوال کا وقت آجائے درست نہیں۔ **مسئلہ:** صبح صادق کے بعد فجر کی دو سنتوں اور قضا نماز کے علاوہ کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں، بلکہ حنفیہ کے نزدیک تو اس وقت تحیۃ المسجد کی نفلیں پڑھنا بھی جائز نہیں۔

مسئلہ: عصر کے فرضوں کے بعد بھی کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ: زوال کے وقت جمعہ کے دن بھی کوئی نفل نماز پڑھنا درست نہیں۔

مسئلہ: زوال کے وقت قرآن کریم کی تلاوت کرنا درست ہے۔

مسئلہ: آفتاب نکلتے ہی نماز پڑھنا درست نہیں جب تک کہ آفتاب ایک دو نیزہ بلند نہ ہو جائے۔

اذان واقامت

مسئلہ: تمام فرض عین نمازوں کے لئے ایک بار اذان کہنا سنت مؤکدہ ہے مسافر ہو یا مقیم، جماعت کی نماز ہو یا تنہا، ادا ہو یا قضا، اور نماز جمعہ کے لئے دو بار اذان کہنا۔

مسئلہ: اذان کے لئے وقت کا ہونا ضروری ہے اگر وقت سے پہلے اذان کہی تو اذان صحیح نہ ہوگی اور اس اذان کا اعادہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: اذان واقامت کا عربی زبان میں انہی الفاظ کے ساتھ کہنا ضروری ہے اگر کسی اور زبان میں، یا عربی میں ان الفاظ کے علاوہ دوسرے الفاظ میں اذان کہی گئی تو اذان صحیح نہ ہوگی اگرچہ لوگ اس کو سن کر اذان بھی سمجھ لیں۔

مسئلہ: مؤذن کا مرد ہونا ضروری ہے عورت کی اذان درست نہیں۔

مسئلہ: مؤذن کا صاحبِ عقل ہونا بھی ضروری ہے اگر کوئی ناسمجھ بچہ یا مجنون اذان دے تو اذان صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: نابالغ لڑکا اگر وہ مراہق یعنی قریب البلوغ ہے تو اس کی اذان درست ہے۔ **مسئلہ:** نابالغ لڑکا اگر قریب البلوغ نہیں لیکن عاقل ہے تو بھی اس کی اذان درست ہے۔

مسئلہ: اذان پنجگانہ مسجد کے فرش پر جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ مسجد سے باہر کسی اونچی جگہ کھڑے ہوکر کہے۔

مسئلہ: جو شخص صحیح طریقہ پر اذان کے الفاظ ادا نہ کر سکے اس کی اذان درست نہیں۔ **مسئلہ:** اگر کوئی امام اپنی مسجد کے علاوہ دوسری مسجد میں اذان پڑھ کر اپنی مسجد میں امامت کرے تو درست ہے۔

مسئلہ: اگر ایک شخص ایک وقت میں دو مسجدوں میں اذان دے تو بلاضرورت مکروہ ہے اور ضرورت ہو تو درست ہے۔

مسئلہ: جو شخص اذان سنے مرد ہو یا عورت، پاک ہو یا ناپاک اس کے لئے اذان کا جواب دینا مستحب ہے۔

مسئلہ: جس طرح اذان سن کر اذان کا جواب دینا مستحب ہے اسی طرح تکبیر کا جواب دینا بھی مستحب ہے۔

مسئلہ: اذان کے جواب میں وہی الفاظ کہے جو مؤذن سے سن رہا ہے مگر **حی علی الصلوٰۃ** اور **حی علی الفلاح** کے جواب میں **لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم** بھی کہے اور **الصلوٰۃ خیر من النوم** کے جواب میں **صدقت وبررت** کہے۔

مسئلہ: اقامت کا جواب بھی اذان ہی کی طرح دینا چاہئے اور قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں اقامھا اللہ و ادامھا کہے۔

مسئلہ: جمعہ کی دوسری اذان کا جواب دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر قرآن کریم پڑھتے ہوئے اذان سنے تو بہتر یہ ہے کہ قرآن کریم بند کر کے اذان کا جواب دے اور اگر قرآن کریم ہی پڑھتا رہے اذان کا جواب نہ دے تو بھی کوئی گناہ نہیں۔

مسئلہ: اذان کہتے وقت حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح میں دائیں بائیں طرف منہ کرنا چاہئے مگر سینہ قبلہ کی طرف رہے۔

مسئلہ: اقامت کے لئے شریعت میں کوئی جگہ مقرر نہیں مثلاً امام کے بالمقابل یا امام کے پیچھے یا امام کے دائیں بائیں جانب، حسب موقع اور حسب ضرورت جہاں پر بھی مکبر کھڑا ہو کر تکبیر کہے درست ہے۔

مسئلہ: اقامت اذان ہی کی طرح ہے مگر یہ کہ اقامت میں حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے وقت دائیں بائیں جانب منہ نہ کرے اور اذان میں یہ فعل کرے۔

مسئلہ: بے وضو اذان کہنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ باوضو ہو کر اذان کہے۔

مسئلہ: وباء اور قحط وغیرہ میں نماز کے علاوہ اوقات میں اذان پڑھنا منقول نہیں۔

مسئلہ: مؤذن متعین ہو یا غیر متعین بہرصورت مؤذن کے علاوہ دوسرا شخص تکبیر کہہ سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ جس نے اذان کہی ہو وہی تکبیر کہے یا دوسرے شخص کو اجازت دیدے۔

مسئلہ: بلاعذر اذان واقامت بیٹھ کر کہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ننگے سر اذان واقامت کہنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: امام کی موجودگی میں اقامت کہہ دینا درست ہے یہ ضروری نہیں کہ جب امام مصلّٰی پر آئے تب ہی تکبیر شروع کی جائے۔

مسئلہ: اگر گھر میں جماعت کی جائے تو اس کے لئے محلّہ کی اذان کافی ہے البتہ تکبیر کہہ کر جماعت شروع کی جائے۔

مسئلہ: مکبر نے تکبیر کہی اس کے بعد امام نے کچھ دیر توقف کیا پھر جماعت شروع کی تو اگر فصل قلیل ہے تو تکبیر کے اعادہ کی ضرورت نہیں ورنہ تکبیر کو لوٹائے۔

مسئلہ: اگر ایک مسجد میں دو مرتبہ جماعت کیجائے تو بھی تکبیر کہنا ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اذان کا جواب دینا بھول جائے اور اذان کے بعد خیال آئے تو اگر زیادہ دیر نہ ہوئی ہو تو جواب دیدے ورنہ نہیں۔

مسئلہ: اگر مؤذن اذان کے بیچ میں بھول جائے یا علیحدہ ہو جائے تو اذان کو از سر نو کہنا ضروری ہے۔

نماز کی شرطیں

نماز کی آٹھ شرطیں ہیں:

(۱) بدن کا پاک ہونا۔

(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔

(۳) جگہ کا پاک ہونا۔

(۴) ستر کا چھپانا۔

(۵) نماز کا وقت ہونا۔

(٦) نمازی کو نماز کے وقت کا یقین ہونا۔

(۷) قبلہ کی طرف منہ کرنا۔

(۸) نیت کرنا۔

مسئلہ: بدن کے پاک ہونے سے مراد حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہونا ہے یعنی اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرے وضو کی ضرورت ہو تو وضو کرے

مسئلہ: جگہ کے پاک ہونے سے مراد ان مقامات کا پاک ہونا ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے قدم رہتے ہیں، اسی طرح سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے، ہاتھ، پیشانی اور ناک رہتی ہے۔

مسئلہ: اگر صرف ایک پاؤں کی جگہ پاک ہو اور دوسرے پاؤں کی جگہ ناپاک تو بھی درست ہے مگر اس حالت میں ناپاک جگہ پر پاؤں نہ رکھے بلکہ اس پاؤں کو اٹھائے رہے۔

مسئلہ: اگر کسی کپڑے وغیرہ پر نماز پڑھی جائے تو بھی اس کپڑے کے اتنے ہی حصہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر ناپاک جگہ پر کوئی کپڑا وغیرہ بچھا کر نماز پڑھی جائے تو بھی درست ہے جبکہ وہ کپڑا اس قدر موٹا ہو کہ نیچے کی زمین صاف نظر نہ آتی ہو۔

مسئلہ: اگر نماز پڑھنے کی حالت میں نمازی کا کپڑا کسی سوکھے نجس مقام پر پڑتا ہو تو بھی درست ہے۔ **مسئلہ:** تخت پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ: مرد کا ستر ناف سے لیکر گھٹنوں تک ہے اور عورت کا ستر دونوں ہتھیلیوں، دونوں قدموں اور چہرہ کے علاوہ پورا بدن ہے جسکا ڈھانکنا نماز میں فرض ہے۔

مسئلہ: مرد کو باریک لنگی پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں، اسی طرح عورت کو باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔

مسئلہ: نماز پڑھتے وقت عورت کی چوتھائی پنڈلی یا چوتھائی ران یا چوتھائی پیٹ یا چوتھائی کوئی عضو کھل جائے جو ستر میں داخل ہے اور ایک رکن کی مقدار کھلی رہے تو نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر اتنی مقدار نہ کھلی ہو تو نماز درست ہے۔

مسئلہ: مرد کا ستر چونکہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے اس لئے اس کے علاوہ اگر بدن کا کوئی حصہ کھل جائے تو بھی نماز درست ہے مگر بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مرد کو کھلی کہنیوں سے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مرد کو لانگ یعنی ہندوانی دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں کیوں کہ اس سے صحیح طریقہ پر ستر نہیں چھپتا اور اگر کشف عورت نہ بھی ہو تو بھی مکروہ ہے۔

مسئلہ: صرف نیکر میں نماز پڑھنا جائز نہیں البتہ اگر اس کے اوپر لنگی باندھ لے تو نماز درست ہے۔

مسئلہ: باریک اور موٹے کپڑے میں امتیاز شرعاً یہ ہے کہ کھال کا رنگ معلوم نہ ہو، اگر کھال کا رنگ نظر آتا ہے تو وہ باریک کپڑا شمار ہوگا اور اس سے نماز نہ ہوگی

مسئلہ: مرد کو بغیر ٹوپی کے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے البتہ اگر خشوع وخضوع ایسے ہی پیدا ہو تو درست ہے۔

مسئلہ: بغیر ٹوپی کے عمامہ یا رومال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ایسے گندے کپڑوں میں نماز پڑھنا کہ نمازی کسی محفل یا بازار وغیرہ میں جاتے ہوئے شرمائے مکروہ ہے۔

مسئلہ: نماز کا وقت ہونا اور نمازی کو اس کے آنے کا یقین ہونا بھی نماز کی صحت کے لئے ضروری ہے سو اگر نماز کا وقت نہیں ہوا اور نماز پڑھ لی تو نماز درست نہیں ہوگی اسی طرح اگر وقت ہو گیا مگر نمازی کے دل میں تر دد ہے یقین نہیں تو بھی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ قبلہ معلوم نہیں ہوتا اور نہ وہاں کوئی آدمی ہے جس سے پوچھا جائے تو دل میں سوچے اور جدھر دل گواہی دے ادھر ہی نماز پڑھ لے اور اگر بے سمجھے سوچے نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوئی۔

مسئلہ: کسی نے بے سوچے سمجھے کسی طرف نماز پڑھ لی بعد میں معلوم ہوا تو اگر واقع کے موافق معلوم ہوا تو نماز درست ہے ورنہ نماز کو لوٹانا پڑے گا۔

مسئلہ: بے رخ نماز پڑھنی شروع کی، درمیان میں ہی معلوم ہو گیا کہ قبلہ ادھر نہیں ہے تو نماز ہی میں فوراً قبلہ کی طرف گھوم جائے، اگر گھومنے میں ایک رکن کے بقدر تاخیر کی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: اگر قبلہ نہ معلوم ہونے کی صورت میں جماعت سے نماز پڑھی جائے تو امام ومقتدی سب کو اپنے غالب گمان پر عمل کرنا چاہئے لیکن اگر کسی مقتدی کا غالب گمان امام کے خلاف ہو تو اس کی نماز اس امام کے پیچھے درست نہ ہوگی کیونکہ اس کے نزدیک امام غلطی پر ہے اور کسی کو غلطی پر سمجھ کر اس کی اقتدا کرنا جائز نہیں اسلئے ایسی صورت میں اس مقتدی کو تنہا نماز پڑھنا چاہئے جس طرف بھی اس کا غالب گمان ہو۔

مسئلہ: نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ،صرف دل میں سوچ لے کہ میں آج مثلاً ظہر کے فرض یا ظہر کی سنتیں پڑھتا ہوں، زبان سے نیت کے الفاظ ادا کر لینا بہتر ہے۔

مسئلہ: اگر زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کرنا چاہے تو بس اتنا ہی کہہ لے

مسئلہ: دل میں تو یہی ارادہ ہے کہ ظہر کی نماز پڑھنی ہے مگر ظہر کی جگہ عصر کا وقت زبان سے نکل گیا تو بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ: اگر بھولے سے چار رکعت کی بجائے چھ رکعت زبان سے نکل گئی تو بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ: سنت، نفل اور تراویح کی نماز میں فقط اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ میں نماز پڑھتا ہوں، بغیر سنت اور نفل کا نام لئے ہوئے بھی نماز درست ہے۔

مسئلہ: مقتدی کو اپنے امام کی اقتدا کی نیت کرنا بھی شرط ہے۔

مسئلہ: امام کو صرف اپنی نماز کی نیت کرنا شرط ہے امامت کی نیت کرنا ضروری نہیں۔ **مسئلہ:** مقتدی کو امام کی تعیین شرط نہیں، بلکہ صرف اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔

مسئلہ: اگر مقتدی نے امام کی تعیین کی مگر اس کے علاوہ دوسرے نے نماز پڑھا دی تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: امام کی اجازت مقتدی کے لئے شرط نہیں، سو اگر کسی امام نے کسی کو یہ کہا کہ میرے پیچھے نماز مت پڑھ۔ پھر اس نے اس امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اس کی نماز درست ہے مگر امام کا یہ فعل برا ہے۔

مسئلہ: بہت سے لوگوں کی عادت ہے کہ وہ نماز کی نیت بہت لمبی کرتے ہیں بسا اوقات تو امام قرات شروع کر دیتا ہے اور ان کی نیت ہی ختم نہیں ہوتی، مثلاً ظہر کے فرضوں کی "نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز فرض، فرض اللہ تعالیٰ کے واسطے، وقت ظہر کا، پیچھے پیش امام صاحب کے، منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ

اکبر" اسی طرح سنتوں کی "نیت کرتا ہوں میں چار رکعت نماز سنت، سنت رسول اللہ کی، وقت ظہر کا وغیرہ وغیرہ ایسا کرنا برا ہے۔

مسئلہ: کسی کی کئی نمازیں قضا ہوگئیں اور قضا پڑھنے کا ارادہ کیا تو وقت مقرر کر کے نیت کرے یعنی دل میں یہ خیال کرے کہ میں فجر کے فرض پڑھتا ہوں پھر ظہر کے فرضوں کی اسی طرح پھر عصر کے فرضوں کی، اگر صرف اتنی نیت کی کہ میں قضا نماز پڑھتا ہوں تو نماز درست نہ ہوگی۔

مسئلہ: اگر کئی دن کی نمازیں قضا ہوگئیں تو دن تاریخ بھی مقرر کرے۔

مسئلہ: اگر کئی مہینے یا کئی سال کی بہت سی نمازیں قضا ہوگئیں تو مہینے اور سال کا بھی نام لے اور کہے کہ فلاں سال کے فلاں مہینے کی فلاں تاریخ کی فجر یا ظہر کی نماز پڑھتا ہوں۔

مسئلہ: اگر دن تاریخ مہینہ وغیرہ کچھ بھی یاد نہیں تو یوں نیت کرے کہ فجر کی جتنی نمازیں میرے ذمہ قضا ہیں ان میں جو سب سے پہلے ہے اس کی قضا پڑھتا ہوں، اسی طرح ہر نماز کی قضا کرتا رہے یہاں تک یقین ہوجائے کہ اب میرے ذمہ کوئی نماز قضا نہیں ہے۔

مسئلہ: جنازہ کی نماز میں یہ نیت کرے کہ میں نماز اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس میت کی دعا کے لئے پڑھتا ہوں۔

نماز کے فرائض

نماز میں چھ فرض ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کہنا۔

(۲) قیام یعنی سیدھے کھڑا ہونا۔

(۳) قرأت یعنی قرآن کریم کا پڑھنا۔

(۴) رکوع کرنا۔

(۵) دونوں سجدے کرنا۔

(۶) قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ سے مراد اللہ اکبر کہنا ہے، تکبیر تحریمہ اگرچہ شرط ہے مگر قیام کے متصل ہونے کی وجہ سے اس کو ارکان میں بیان کیا جاتا ہے۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کے صحیح ہونے کے لئے ضروری ہے کہ نیت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان کوئی اجنبی فاصلہ نہ ہو، سو اگر کسی نے نماز کی نیت کی مگر پھر کھانے پینے میں لگ گیا پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کی تو تکبیر تحریمہ صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ جس طرح مَردوں کو کہنا فرض ہے اسی طرح عورتوں کو بھی کہنا فرض ہے۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کے لئے قیام شرط ہے، سو اگر کسی نے جھک کر تکبیر تحریمہ کہی تو اگر اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ سکتے ہیں تو تکبیر تحریمہ صحیح نہ ہوگی اور اگر اتنے جھک کر نہ کہی گئی تو تکبیر تحریمہ مکروہ ہوگی۔

مسئلہ: بہت سے لوگوں کی عادت ہے کہ وہ جب امام کو رکوع کی حالت میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے بھاگتے دوڑتے آتے ہی امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہو جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں، ایسے لوگوں کی نماز نہیں ہوتی اسلئے کہ تکبیر تحریمہ کے صحیح ہونے کیلئے قیام شرط ہے اور یہاں قیام نہیں پایا گیا، دوسری خرابی یہ ہے کہ مسجد میں بھاگنے دوڑنے سے مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔

مسئلہ: بہت سے لوگ تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ ختم ہونے سے پہلے ہی کہہ دیتے ہیں ایسے لوگوں کی بھی نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ: کسی شخص نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز شروع کی، قرأت کرنے کے بعد اسے شک ہوا کہ میں نے تکبیر تحریمہ نہیں کہی، اس نے پھر دوبارہ تکبیر تحریمہ کہہ کر قرأت کی، پھر اسے یاد آیا کہ تکبیر تحریمہ تو شروع میں کہدی تھی تو ایسی صورت میں اس کی نماز صحیح ہے مگر اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: بہت سے حضرات تکبیر کہنے میں غلطی کرتے ہیں اور اللہ کے الف کو بڑھا کر آللہ اکبر کہتے ہیں، یا اکبر کے الف کو بڑھا کر آکبر کہتے ہیں، یا اکبر کی ب کو بڑھا کر اکبار کہتے ہیں سوان تینوں صورتوں میں نماز فاسد ہے۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کے لئے ضروری ہے کہ تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہی جائے کہ اس کی آواز خود سن سکے، اگر صرف دل ہی دل میں تکبیر تحریمہ کہی تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ: قیام سے مراد ایسا سیدھا کھڑا ہونا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں

مسئلہ: قیام صرف فرض اور واجب نمازوں میں فرض ہے اتنے وقت کہ جس میں بقدر فرض قرأت کی جاسکے۔

مسئلہ: اگر بیماری کی وجہ سے کھڑا ہونے کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر فرض اور واجب نمازیں پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ: نفل نماز میں قیام فرض نہیں، بلا عذر بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، مگر بیٹھ کر نفل نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے۔

مسئلہ: قرأت سے مراد قرآن کریم کی ایک آیت پڑھنا ہے۔

مسئلہ: امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو ایک آیت بھی یاد نہیں تو **سبحان الله** یا **الحمدلله** پڑھ لے اور ایسے شخص کے لئے جلد سے جلد قرأت سیکھنا فرض ہے۔

مسئلہ: ایک آیت سے مراد ایسی ایک آیت ہے جو کم از کم دو کلموں سے مرکب ہو جیسے ثم نظر پس اگر کسی نے ایک آیت پڑھی جو صرف ایک ہی کلمہ ہے جیسے مدھامتان یا ایک حرف کی آیت پڑھی جیسے ص۔ن۔ق۔ یا دو حرفوں کی جیسے حم۔ طس۔ یا چند حرفوں کی جیسے حمعسق۔ کہیعص۔ تو ان سب صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: رکوع سے مراد اس قدر جھکنا ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

مسئلہ: اگر بڑھاپے کی وجہ سے کمر اس قدر جھک گئی کہ رکوع کی شکل ہوگئی تو ایسی صورت میں ذرا سا سر جھکا دینے سے رکوع ہو جائے گا۔

مسئلہ: سجدہ سے مراد زمین پر پیشانی کا رکھنا ہے۔

مسئلہ: سجدہ میں اگر صرف ناک یا پیشانی رکھی تو اگر عذر کی وجہ سے ایسا کیا ہے تو درست ہے اور اگر بغیر عذر کے صرف پیشانی رکھی تو سجدہ تو ہو جائے گا مگر مکروہ ہوگا اور اگر بغیر عذر صرف ناک پر سجدہ کیا تو سجدہ نہ ہوگا۔

مسئلہ: ہر رکعت میں دو سجدے کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: اگر ناک اور پیشانی دونوں پر زخم ہے تو صرف سجدے کا سر سے اشارہ کر دینا کافی ہے۔

مسئلہ: عیدین یا جمعہ میں یا کسی بڑی جماعت میں لوگوں کی کثرت کی وجہ سے جگہ تنگ ہوگئی اور پچھلے والے شخص نے اپنے آگے والے شخص کی پیٹھ پر سجدہ کر لیا تو درست ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے سنت طریقہ چھوڑ کر اپنے ہاتھ پیشانی کی جگہ رکھ لئے اور اس پر سجدہ کیا تو سجدہ ادا ہو گیا مگر خلاف سنت ہوا۔

مسئلہ: دونوں سجدوں کے درمیان اتنا بیٹھنا فرض ہے جتنے کو بیٹھنا کہا جائے سو اگر کسی نے پہلے سجدہ کے بعد صرف پیشانی اور ناک اٹھائی پھر فوراً دوسرا سجدہ کر لیا تو سجدہ ادا نہ ہو گا۔

نماز کے واجبات

نماز میں گیارہ واجبات ہیں:

(۱) فرض نماز کی پہلی دو رکعت میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ کا پڑھنا۔

(۲) سورہ فاتحہ کے بعد فرض نماز کی دو رکعتوں میں اور باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں کوئی سورت یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا۔

(۳) پہلے سورہ فاتحہ پڑھنا پھر سورت ملانا۔

(۴) امام کو جہری نمازوں میں بلند آواز سے قرأت کرنا اور سرّی نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا۔

(۵) ہر رکعت میں بالترتیب دو سجدے کرنا۔

(۶) قعدہ اولیٰ کرنا۔

(۷) فرض اور نفل کے پہلے اور دوسرے قعدہ میں تشہد پڑھنا۔

(۸) پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد فوراً کھڑے ہو جانا۔

(۹) وتر کی تیسری رکعت میں دعاء قنوت پڑھنا۔

(۱۰) عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

(۱۱) لفظ سلام کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔

مسئلہ: نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے یا کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کر لے یا کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دے تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔ (سجدہ سہو کا بیان عنقریب آئے گا)

مسئلہ: نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب اگر قصداً چھوڑ دے تو نماز کا اعادہ واجب ہوگا۔

نماز کی سنتیں

نماز میں اڑتیس سنتیں ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔

(۲) تکبیر تحریمہ سے پہلے اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔

(۳) تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھنا۔

(۴) ہاتھ اٹھاتے وقت اپنی انگلیوں کو اپنے حال پر کھلی ہوئی رکھنا، نہ بہت کشادہ رکھنا نہ بہت ملانا۔

(۵) تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا۔

(۶) ہاتھ باندھنے میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر اس طریقے سے رکھنا کہ داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑا جائے اور باقی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھا دی جائے۔

(۷) ہاتھ باندھنے کے بعد فوراً سبحانك اللهم پڑھنا۔

(۸) پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے اعوذ بالله پڑھنا۔

(۹) امام اور منفرد کو ہر رکعت کے شروع میں بسم الله پڑھنا۔

(۱۰) سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا۔

(۱۱) امام کو سمع الله لمن حمده کہنا۔

(۱۲) مقتدی کو ربنا لك الحمد اور منفرد کو دونوں کہنا۔

(۱۳) امام کو تکبیرات انتقالیہ بلند آواز سے کہنا۔

(۱۴) قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان کم از کم چار انگل کا فاصلہ رکھنا۔ (۱۵) فجر اور ظہر میں طوال مفصل، عصر اور عشاء میں اوساط مفصل اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا۔

(۱۶) فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی بہ نسبت قرأت لمبی کرنا۔

(۱۷) رکوع میں جاتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

(۱۸) رکوع میں دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ لینا۔

(۱۹) رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ رکھنا۔

(۲۰) رکوع میں پنڈلیوں کا سیدھا رکھنا۔

(۲۱) رکوع میں پیٹھ اور سرین کا برابر رکھنا۔

(۲۲) رکوع میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہنا۔

(۲۳) رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا۔

(۲۴) رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا اور پہلے گھٹنوں کو پھر ہاتھوں کو پھر ناک، پھر پیشانی کو زمین پر رکھنا اور اٹھتے وقت اس کا الٹا کرنا۔

(۲۵) سجدہ میں چہرے کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔

(۲۶) سجدہ کی حالت میں پیٹ کو زانو سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ اور

زمین سے اٹھا ہوا رکھنا۔ (۲۷) سجدہ میں ہاتھ کی انگلیوں کو ملا ہوا رکھنا اور پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رخ رکھنا۔

(۲۸) سجدہ میں کم از کم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہنا۔

(۲۹) تکبیر کہتے ہوئے سجدہ سے اٹھنا۔

(۳۰) دونوں سجدوں کے درمیان اور قعدہ اولیٰ واخیرہ میں اس طرح بیٹھنا کہ دایاں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑا ہو اور انگلیاں قبلہ رخ ہوں اور بایاں پاؤں زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھنا اور دونوں ہاتھوں کو زانو پر رکھنا اور انگلیوں کے سروں کو گھٹنوں کے قریب رکھنا۔

(۳۱) التحیات میں لا الہ پر انگلی اٹھانا اور الا اللہ پر گرانا۔

(۳۲) چار رکعت والی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (۳۳) قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا۔

(۳۴) درود شریف کے بعد دعاء ماثورہ پڑھنا۔

(۳۵) سلام پھیرتے وقت پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف منہ کرنا۔

(۳۶) دونوں سلام میں امام کو مقتدیوں اور حفاظت کرنے والے فرشتوں کی نیت کرنا اور مقتدیوں کو اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی اور فرشتوں کی اور امام کی اگر امام کے داہنی طرف ہے تو داہنے سلام میں اور بائیں طرف ہے تو بائیں سلام میں اور بالکل سامنے ہے تو دونوں سلام میں نیت کرنا، اور منفرد کو صرف حفاظت کرنے والے فرشتوں کی نیت کرنا۔

(۳۷) امام کو سلام بلند آواز سے کہنا۔

(۳۸) دوسرے سلام میں بہ نسبت پہلے سلام کے آواز کو پست اور ہلکی کرنا۔

نماز کے آداب ومستحبات

نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال لینا۔

(۲) قیام کی حالت میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر، رکوع کی حالت میں قدم کی پشت پر سجدہ کی حالت میں اپنی ناک پر، قعدہ کی حالت میں اپنی گود پر اور سلام پھیرتے وقت دائیں بائیں کاندھوں پر رکھنا۔

(۳) نماز میں اپنی طاقت بھر کھانسی کو روکنا۔

(۴) جمائی کے وقت منہ بند رکھنا، اگر کھل جائے تو قیام کی حالت میں اپنے داہنے ہاتھ کی پشت سے اور بقیہ حالتوں میں اپنے بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ کو چھپالینا۔

(۵) قعدۂ اولیٰ اور قعدۂ اخیرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ والا تشہد جو کہ معمول بہ ہے بلا کمی وزیادتی کے پڑھنا۔

☆☆☆

سجدہ سہو کے مسائل

مسئلہ: نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب یا کئی واجب اگر بھولے سے چھوٹ جائیں تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: اگر بھولے سے نماز کا کوئی فرض چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست نہ ہوگی۔

مسئلہ: سجدہ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے۔

مسئلہ: کسی نے فرض نماز کی پہلی یا دوسری رکعت میں بھول سے دو مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھی یا سورہ فاتحہ کے اکثر حصہ کو دوبارہ پڑھا تو دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے، اور اگر یہی صورت فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں پیش آئی تو اب سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی نے سورہ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھا اور تھوڑا سا باقی رہ گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ،اور اگر تھوڑا حصہ پڑھا اور اکثر حصہ رہ گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: کسی نے پہلی یا دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی اور بھولے سے سورت پڑھنے لگا، پھر یاد آیا تو اسے چاہئے کہ سورت چھوڑ کر پہلے سورہ فاتحہ پڑھے پھر سورت پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے ،اور اگر سورہ فاتحہ کو چھوڑ کر پوری سورت پڑھ لی تو سجدہ کرنے سے پہلے جب بھی یاد آئے لوٹ کر پہلے سورہ فاتحہ پڑھے پھر ترتیب کے موافق بقیہ کام کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے

مسئلہ: کسی نے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد التحیات پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور اگر سورہ فاتحہ سے پہلے التحیات پڑھی تو اب سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی نے فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کی جگہ التحیات پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی نے صرف سورہ فاتحہ پڑھی یا صرف سورت پڑھی تو دونوں صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: کسی نے ثنا یعنی سبحانك اللهم الخ پڑھا اور بھول کر بغیر سورہ فاتحہ وسورت ملائے رکوع میں چلا گیا، پھر یاد آیا تو اسے چاہئے کہ رکوع سے لوٹ کر قرأت کرے اور دوبارہ رکوع وغیرہ کرے اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔

مسئلہ: امام نے سورہ فاتحہ کے بعد بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد غلطی کر دی، تو اگر وہ غلطی ایسی ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو ایسی صورت میں مقتدیوں پر لقمہ دینا لازم ہے ورنہ سب کی نماز فاسد ہو جائے گی،

اور اگر ایسی غلطی نہیں کی تو ایسی صورت میں لقمہ دینا جائز ہے مگر جلدی نہ کرنی چاہئے اور امام کیلئے بہتر یہ ہے کہ رکوع کر دے اور اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: امام نے سورہ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں اور بھولے سے رکوع میں چلا گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: کسی نے فرض نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں بھول کر سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھی تو اس صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: امام نے مغرب، عشاء اور فجر کی نماز میں آہستہ قرأت کی، یا ظہر عصر کی نماز میں آواز سے قرأت کی تو اگر امام نے چھوٹی تین آیتیں یا بڑی ایک آیت پڑھی ہو تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھی ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی نے سورہ فاتحہ پڑھی اور ایک رکن کی مقدار خاموش کھڑا رہا پھر سورت ملائی تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: کسی نے پہلی اور دوسری رکعت میں ایک ہی سورت پڑھی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: امام نے جہری نماز میں بھولے سے آہستہ پڑھنا شروع کیا، چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا کہ یہ جہری نماز ہے تو اس کو چاہئے کہ ان آیتوں کے بعد بلند آواز سے قرأت کرے اور اخیر میں سجدہ سہو بھی کرے۔

مسئلہ: امام نے سری نماز میں بھولے سے بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا، چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا کہ یہ سری نماز ہے تو اس کو چاہئے کہ ان آیتوں کے بعد بلند آواز سے پڑھے اور اخیر میں سجدہ سہو بھی کرے۔

مسئلہ: فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں کسی نے بلند آواز سے پڑھا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: قرأت کرتے کرتے درمیان سے ایک دو آیتیں چھوٹ گئیں تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد امام بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا تو نماز بلا کراہت درست ہے، نہ اس پر سجدہ سہو واجب ہے، اور اگر بھولنے کے بعد ایک رکن کے بقدر کھڑا سوچتا رہا پھر رکوع کیا تو سجدہ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: امام نے سورہ فاتحہ پڑھ کر سورت شروع کی اور بھول گیا اور ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا، پھر اس نے دوسری سورت پڑھ کر رکوع کیا تو ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا، اور اگر ایک رکن کی مقدار سے کم کھڑا رہا تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی نے دوسری رکعت میں پہلی رکعت والی سورت کا الٹا پڑھا یعنی پہلی رکعت میں مثلاً قل یا ایھا الکافرون پڑھی تھی اور دوسری میں انا اعطینٰک پڑھ دی، تو اگر بھولے سے ایسا کیا ہے تو نماز بلا کراہت درست ہے اور اگر قصداً ایسا کیا ہے تو نماز مکروہ ہوگی اور سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: کسی نے بھول کر دوسری رکعت میں خلاف ترتیب سورت پڑھنی شروع کی اور شروع کرتے ہی اسے یاد آ گیا، اس نے اسے چھوڑ کر ترتیب والی سورت پڑھنی شروع کر دی، تو ایسی صورت میں سجدہ سہو واجب نہیں مگر نماز مکروہ ہوگی کیونکہ اس کے لئے اس سورت کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا بہتر نہیں۔

مسئلہ: امام نے پہلی رکعت میں کوئی سورت شروع کی اور آدھا حصہ بھول گیا اس نے پھر دوبارہ یا سہ بارہ شروع سے لوٹا کر پوری سورت پڑھی تو نماز درست ہے اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: امام قرأت کرتے کرتے بھول گیا، پیچھے سے اس کو کسی ایسے شخص نے لقمہ دیا جوامام کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے، تو اگر امام نے اس کا لقمہ فوراً لے لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر کچھ توقف کے بعد لیا تو نماز درست ہے اور اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی نے سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھی اور خاموش ہو گیا اور ایک رکن کے بقدر کھڑا رہا، پھر رکوع کیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہو گا۔

مسئلہ: امام نے ظہر یا عصر کی نماز میں بھول کر بلند آواز سے قرأت کرنی شروع کی، کسی غیر نمازی نے زور سے کہا آہستہ پڑھو، تو اگر امام نے فوراً آہستہ پڑھنا شروع کیا تو نماز درست نہ ہو گی اور اگر توقف کے بعد آہستہ پڑھا تو نماز درست ہے۔

مسئلہ: امام نے سورہ عصر پڑھی اور الا الذین امنوا وعملوا الصالحات پڑھ کر سورہ تین میں پہنچ گیا یعنی فلھم اجر غیر ممنون پڑھنے لگا اور اسی طرح آخر تک پڑھ دیا تو نماز درست ہے سجدہ سہو کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ: تین چھوٹی آیتوں کی مقدار ثم نظر۔ ثم عبس وبصر۔ ثم ادبر واستکبر ہے، پس اگر کسی نے اس سے کم پڑھ کر رکوع کر دیا تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔

مسئلہ: امام کے پیچھے کسی کا رکوع یا سجدہ چھوٹ گیا تو جس وقت یاد آئے فوراً رکوع سجدہ کر کے امام کے ساتھ شریک ہو جائے، اور اگر اس وقت یاد نہیں آیا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کرے، اگر سلام پھیرنے کے بعد بھی نہیں کیا تو اس کی نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ: کسی نے نماز میں دو رکوع کر لئے یا تین سجدے کر لئے تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔

مسئلہ: اگر سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے نماز کا اعادہ کیا گیا تو اس امام کے پیچھے ایسے شخص کی نماز نہ ہوگی جو نئے سرے سے فرض نماز پڑھنا چاہتا ہے۔

مسئلہ: کسی کو نماز میں کسی واجب کے چھوٹنے کا شک ہوگیا تو اس کی وجہ سے سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: کسی سے ایک ہی نماز میں متعدد غلطیاں ہوئیں جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو اس صورت میں صرف ایک ہی سجدہ سہو کر لینا کافی ہوگا۔

مسئلہ: کوئی شخص بھول کر رکوع سے اٹھ کر قومہ کی حالت میں اطمینان سے کھڑا نہیں ہوا یا جلسہ میں اطمینان سے نہیں بیٹھا تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر قصداً ایسا کیا ہے یا ایسی ہی عادت ڈال لی ہے تو یہ سخت مکروہ ہے اور نماز کا اعادہ ضروری ہے۔

مسئلہ: کسی نے چار رکعت والی نماز میں پہلی یا تیسری رکعت میں بھولے سے قعدہ کیا، پھر یاد آیا تو اگر ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوگئی ہو تو سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اتنی تاخیر نہیں ہوئی تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی نے بھولے سے فجر کی نماز دو رکعت کی بجائے چار رکعت پڑھ لی، یا عصر کی نماز چار رکعت کے بجائے چھ رکعت پڑھ لی تو اگر زائد رکعتیں قعدہ اخیرہ کر کے پڑھیں تو نماز درست ہے اور زائد رکعتیں نفل ہو جائیں گی، البتہ اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ: نفل نماز کے علاوہ کسی فرض، واجب یا سنت مؤکدہ نماز کے قعدۂ اولیٰ میں بھول کر التحیات کے بعد درود شریف پورا پڑھ دیا یا اللھم صل علی محمد تک پڑھ دیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا ہو تو سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: کوئی شخص چار رکعت والی فرض یا سنت مؤکدہ نماز میں قعدۂ اولیٰ کرنا بھول گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر ایک رکن کی مقدار خاموش بیٹھا رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: کسی نے قعدۂ اولیٰ میں بھولے سے ایک طرف یا دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر فوراً یاد آیا تو اگر کلام نہ کیا ہو تو تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔

مسئلہ: کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھی اور بھولے سے کھڑا ہو گیا، پھر یاد آیا اور فوراً بیٹھ گیا تو ایسا شخص بیٹھتے ہی فوراً سلام پھیر دے اس پر سجدہ سہو واجب نہیں۔

مسئلہ: کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعاء پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا بلکہ ایک رکن کی مقدار سوچتا رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: کسی مسبوق نے بھول کر امام کے ساتھ بلا کسی تاخیر کے دونوں طرف سلام پھیر دیا، پھر کسی کے یاد دلانے پر کھڑا ہو گیا، پس اگر کسی کے کہنے یا کہنی مارنے سے فوراً کھڑا ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی، اور اگر کچھ دیر توقف کرنے کے بعد کھڑا ہوا تو اس کی نماز درست ہے، البتہ اس پر سجدہ سہو واجب ہے بشرطیکہ ایک رکن کی مقدار تاخیر ہوئی ہو۔

مسئلہ: اگر امام کے ساتھ مسبوق نے سجدہ سہو کیا، پھر اپنی چھوٹی ہوئی رکعت پوری کرنے کے لئے اٹھا اور اس میں مسبوق سے کوئی سہو ہو گیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: مسبوق نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیر دیا اور ہاتھ اٹھا کر عربی میں دعا بھی مانگ لی، پھر اسے یاد آیا، پس اگر اس نے بات چیت نہیں کی ہے اور سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں ہٹا تو اٹھ جائے اور اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کر کے سجدہ سہو کر لے۔

مسئلہ: امام پر سجدہ سہو واجب تھا اس نے سجدہ سہو نہیں کیا، نماز ختم ہونے کے بعد نماز کا اعادہ کیا تو مسبوق اپنی نیت نہ توڑے بلکہ اپنی نماز پوری کر لے۔

مسئلہ: امام نے وتر کی نماز میں رمضان کے اندر آہستہ قرأت کی تو خواہ کسی رکعت میں کی ہو اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: تراویح کی نماز میں امام نے آہستہ آواز سے قرأت کی اور چھوٹی تین آیتوں سے زیادہ آہستہ پڑھ لیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: تراویح میں اگر کوئی ایسی غلطی ہو جائے جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔

مسئلہ: امام تراویح کی نماز میں دو رکعت پر قعدہ کئے بغیر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا اور چوتھی رکعت بھی پڑھ لی تو اخیر میں سجدہ سہو واجب ہے، مگر اس صورت میں پہلی دو رکعتیں قعدۂ اولیٰ کے ترک ہو جانے کی وجہ سے فاسد ہو گئیں اس لئے ان دو رکعتوں میں پڑھے ہوئے قرآن کو دوبارہ پڑھنا ہوگا، اخیر کی دو رکعتیں صحیح اور تراویح میں شمار ہوں گی اور اس میں پڑھا ہوا قرآن بھی معتبر ہوگا۔

مسئلہ: تراویح کی نماز میں دو رکعت پر قعدہ کئے بغیر امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور باقاعدہ سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے، اور اگر نہیں لوٹا بلکہ تیسری رکعت کا

سجدہ کر کے قعدہ کیا تو سجدہ سہو کے باوجود تینوں رکعتیں فاسد ہوگئیں اس لئے ان تینوں رکعتوں میں پڑھے ہوئے قرآن کا اعادہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر امام تراویح کی دوسری رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہوا اور چار رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا تو چاروں رکعتیں صحیح ہیں اور سب کی سب تراویح میں شمار ہوں گی اور اس پر سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ: تراویح میں قرآن کریم سناتے ہوئے امام کو بھول لگی اور وہ کھڑا ہو کر سوچنے لگا اور ایک رکن کی مقدار کھڑا سوچتا رہا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ: تراویح پڑھاتے ہوئے امام بھولے سے پہلی رکعت پر بیٹھ گیا مگر لقمہ ملنے پر فوراً اٹھ گیا تو اگر ایک رکن کی مقدار سے کم بیٹھا ہے تو سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر ایک رکن کی مقدار بیٹھنے کے بعد اٹھا ہے تو آخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔

☆☆☆

سجدۂ تلاوت کے مسائل

مسئلہ: قرآن کریم میں سجدۂ تلاوت چودہ ہیں، جہاں جہاں کلام پاک کے کنارہ پر سجدہ لکھا رہتا ہے اس آیت کو پڑھ کر سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے، اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھوں کو نہ اٹھائے اور سجدہ میں کم ازکم تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہے، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ سے سر اٹھالے بس سجدہ ادا ہوگیا۔

مسئلہ: جو چیزیں نماز کے لئے شرط ہیں وہی سجدہ تلاوت کے لئے بھی شرط ہیں مثلاً بدن کا پاک ہونا، جگہ کا پاک ہونا وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ: اگر کسی کے ذمہ بہت سے سجدے ہوں تو ان کو عمر بھر میں کبھی نہ کبھی ادا کرلے، اگر ادا نہیں کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

مسئلہ: سجدہ کی آیت جو شخص پڑھے اس پر بھی اور جو سنے اس پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی نے نماز میں سجدہ کی آیت تلاوت کی اور فوراً سجدہ تلاوت نہیں کیا کچھ دیر کے بعد یاد آیا اور یاد آتے ہی اس نے سجدہ تلاوت کرلیا تو سجدہ تلاوت ادا ہوگیا مگر اس پر اخیر میں سجدہ سہو کرنا بھی واجب ہوگا۔

مسئلہ: امام نے سری نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد یا دو تین آیتیں پڑھنے کے بعد رکوع کردیا اور رکوع میں ہی سجدہ تلاوت کی نیت کرلی تو امام ومقتدی سب کی طرف سے سجدہ تلاوت ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ: امام نے جہری نماز میں آیت سجدہ پڑھنے کے بعد رکوع کردیا اور رکوع میں سجدہ تلاوت کی نیت کرلی تو امام کا سجدہ تلاوت ادا ہوگیا، اسی طرح جن مقتدیوں نے رکوع میں سجدہ کی نیت کی ہے اور جنہوں نے رکوع میں سجدہ کی نیت نہیں کی ان کی طرف سے سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوگا۔

مسئلہ: کسی نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور فوراً سجدہ تلاوت بھی کرلیا، پھر سجدہ سے اٹھنے کے بعد وہی آیت سجدہ پڑھی تو اس پر دوسرا سجدہ بھی واجب ہوگا۔

مسئلہ: کسی نے غیر نماز میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھا اور ایک ہی جگہ بیٹھے بیٹھے پڑھا تو ایک سجدہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: کسی نے ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سجدے کی بہت سی آیتیں پڑھیں تو اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔

مسئلہ: کسی نے ایک جگہ بیٹھ کر سجدہ کی ایک آیت پڑھی، پھر وہاں سے اٹھ کر کام میں لگ گیا، کچھ دیر بعد پھر اسی جگہ آکر وہی آیت سجدہ پڑھی تو اس پر دو سجدے واجب ہوں گے۔

مسئلہ: کسی نے نماز کی حالت میں غیر نمازی سے سجدہ کی آیت سنی خواہ تلاوت کرنے والا بالغ ہو یا نابالغ بہر صورت نماز پڑھنے والے پر سجدہ تلاوت واجب ہوگا مگر سجدہ تلاوت نماز کے بعد ادا کرے۔

مسئلہ: کسی پر سجدہ تلاوت نماز میں واجب ہوا، اس نے نماز میں ادا نہیں کیا بلکہ نماز سے باہر ادا کیا، تو اب نماز کا سجدہ ادا نہ ہوگا ہمیشہ کے لئے گناہگار رہے گا۔

مسئلہ: امام نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی، اس کو ایک منفرد نے بھی سنا تو اس منفر کے ذمہ بھی سجدہ تلاوت واجب ہوگا مگر وہ اپنی نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ ادا کرے گا۔

مسئلہ: امام نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی، ایک منفرد نے اس کو سن کر فوراً سجدہ کرلیا تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا اور سجدہ تلاوت پھر خارج نماز میں کرنا ہوگا۔

مسئلہ: امام نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا یہاں تک کہ امام نے سلام پھیر دیا تو اگر کلام نہیں کیا ہے تو پہلے سجدہ تلاوت ادا کرے پھر سجدہ سہو کر کے نماز پوری کرے۔

مسئلہ: کسی نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور فوراً یا دو تین آیتیں پڑھنے کے بعد رکوع میں چلا گیا اور رکوع میں سجدہ کی نیت نہیں کی تو جب نماز کا سجدہ کرے گا تو اسی سے سجدہ تلاوت بھی ادا ہو جائے گا۔

مسئلہ: کسی نے نماز سے باہر آیت سجدہ پڑھ کر سجدہ تلاوت ادا کرلیا، پھر اسی جگہ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اور وہی آیت سجدہ نماز میں پڑھی تو اب نماز میں دوبارہ سجدہ تلاوت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: کسی نے نماز میں آیت سجدہ پڑھی اور اس رکعت میں سجدہ کرنا بھول گیا، دوسری یا تیسری رکعت میں یاد آیا تو جس وقت بھی یاد آئے سجدہ تلاوت ادا کر لے۔

مسئلہ: کسی نے آیت سجدہ پڑھی اور فوراً سجدہ تلاوت بھی ادا کرلیا لیکن سجدہ کے بعد جب کھڑا ہوا تو اس کے آگے قرآن کریم یاد نہیں رہا تو اسے چاہئے کہ رکوع میں چلا جائے اس کی نماز درست ہے۔

مسئلہ: امام قرأت کرتے ہوئے بھول گیا، مقتدی نے آیت سجدہ پڑھ کر لقمہ دیا، امام نے اس آیت کو پڑھا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: امام نے تراویح پڑھاتے ہوئے سجدہ کی آیت سے پہلے ہی یہ خیال کرکے کہ یہ سجدہ کی آیت ہے سجدہ تلاوت کرلیا پھر سجدہ کی آیت پڑھ کر پھر سجدہ تلاوت کیا تو اخیر میں اس کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہے اگر سجدہ سہو نہیں کیا تو دونوں رکعتوں کا اعادہ کرنا ہوگا اور ان دونوں رکعتوں میں پڑھے ہوئے قرآن کا بھی اعادہ کرنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ: کسی نے ایک جگہ بیٹھے بیٹھے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر اسی جگہ بیٹھے بیٹھے کسی کام میں لگ گیا، پھر اس کام سے فارغ ہوکر وہی آیت پڑھی تو اس صورت میں دو سجدے واجب ہوں گے۔

مسئلہ: کسی نے سجدہ کی کوئی آیت پڑھی اور سجدہ نہیں کیا بلکہ اسی جگہ نیت باندھ کر نماز شروع کردی اور نماز میں وہی سجدہ کی آیت پڑھی پھر سجدہ تلاوت ادا کرلیا تو یہ سجدہ دونوں سجدوں کے لئے کافی ہوگا۔

مسئلہ: اگر پڑھنے والے نے جگہ بدلی اور سننے والے نے جگہ نہیں بدلی تو سننے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور پڑھنے والے پر اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے جتنے کی اس نے تلاوت کی ہے۔

مسئلہ: سننے والے نے جگہ بدلی اور پڑھنے والا آیت سجدہ کو بار بار ایک جگہ پڑھتا رہا تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ واجب ہوگا اور سننے والے پر کئی سجدے واجب ہوں گے۔

مسئلہ: سجدہ سے بچنے کے لئے آیت سجدہ چھوڑ دینا مکروہ ہے۔

☆☆☆

نماز کے مکروہات

مسئلہ: مکروہ وہ چیز ہے جس سے نماز نہیں ٹوٹتی البتہ ثواب کم ہو جاتا ہے

مسئلہ: کپڑے یا بدن سے کھیلنا نماز میں مکروہ ہے اسی طرح سجدہ کی جگہ سے کنکریوں کا ہٹاتے رہنا، لیکن اگر سجدہ کرنے میں دشواری ہو تو ایک دو مرتبہ کنکریوں کو ہٹا سکتا ہے۔

مسئلہ: نماز میں انگلیاں چٹخانا، دائیں بائیں دیکھنا بغیر سینہ پھرے مکروہ ہے

مسئلہ: نماز میں دونوں پیر کھڑے کر کے بیٹھنا، کتے کی طرح بیٹھنا یا چار زانو بیٹھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: سلام کے جواب میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ سے سلام کا جواب دینا مکروہ ہے۔

مسئلہ: نماز میں کپڑوں کا سمیٹنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں کسی کے ہنسانے کا ڈر ہو۔

مسئلہ: تصویر دار کپڑے پر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: تصویر دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر تصویر سر کے اوپر ہو یعنی چھت میں بنی ہوئی ہو، یا آگے کی طرف ہو یا دائیں بائیں طرف ہو تو نماز مکروہ ہے، اور اگر پیر کے نیچے ہو تو نماز مکروہ نہیں۔

مسئلہ: جائے نماز پر اگر بہت چھوٹی تصویر بنی ہوئی ہو کہ کھڑے ہو کر دکھائی نہ دے یا پوری تصویر نہ ہو بلکہ سر کٹا ہوا ہو تو پھر نماز درست ہے کوئی کراہت نہیں۔

مسئلہ: دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے لمبی کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: درمیان میں ایک چھوٹی سورت کا فاصلہ چھوڑ کر پڑھنا مکروہ ہے مثلاً پہلی رکعت میں الم تر کیف اور دوسری میں ارئیت الذی پڑھنا، البتہ نفل نمازوں میں یہ شکل درست ہے۔

مسئلہ: خلاف ترتیب سورتوں کا پڑھنا مکروہ ہے مثلاً پہلی رکعت میں سورہ ناس اور دوسری میں سورہ فلق پڑھنا۔

مسئلہ: نماز میں کسی سورت کا مقرر کر لینا کہ ہمیشہ وہی پڑھتا رہے مکروہ ہے

مسئلہ: ایک رکعت میں دو سورتوں کا جمع کر کے پڑھنا مکروہ ہے مثلاً سورہ ناس اور سورہ فلق ایک ہی رکعت میں پڑھنا۔

مسئلہ: قرآن کریم کا تجوید کے خلاف پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کندھے پر رومال ڈال کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: زیادہ بھوک کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: بےضرورت نماز میں کھانسنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: بہت میلے کچیلے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: امام کا تنہا بلند جگہ پر کھڑا ہونا جو بقدر ایک ذراع ہو مکروہ ہے، ایسے ہی تنہا پست جگہ میں کھڑا ہونا، لیکن اگر امام کے ساتھ ایک دو مقتدی بھی کھڑے ہوں تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ: امام کا مکمل طور پر محراب کے اندر کھڑا ہونا مکروہ ہے لیکن اگر امام محراب کے باہر کھڑا ہے اور سجدہ محراب کے اندر کر رہا ہے تو پھر مکروہ نہیں۔

مسئلہ: آگ یا تنور کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے بشرطیکہ تنور میں آگ ہو۔

مسئلہ: راستہ اور مقبرہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کرتا ہوتے ہوئے صرف لنگی میں نماز پڑھنا یا صرف پاجامہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: بلاعذر ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

☆☆☆

نماز کے مفسدات

مسئلہ: قصداً یا بھول کر نماز میں بول دیا یا کچھ کہہ دیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ: نماز میں آہ، اوہ یا اُف وغیرہ کہا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ: نماز میں ہائے ہائے کیا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ: نماز میں زور زور سے رویڑا تو نماز ٹوٹ گئی، البتہ اگر جنت دوزخ کو یاد کرنے سے دل بھر آیا اور زور سے آواز نکلی یا آہ، اوہ، اُف وغیرہ بھی نکل گیا تو نماز نہیں ٹوٹی۔

مسئلہ: بے ضرورت نماز میں کھنکارنے اور گلا صاف کرنے سے جس سے ایک آدھ حرف بھی پیدا ہو جائے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مسئلہ: نماز میں کسی دوسرے چھینکنے والے کو یرحمك الله کہا تو نماز ٹوٹ گئی،

مسئلہ: نماز میں کسی کے سلام کا زبان سے جواب دے دیا تو نماز ٹوٹ گئی

مسئلہ: نماز میں اچھی خبر سنی اس نے سن کر الحمدلله کہہ دیا تو نماز ٹوٹ گئی

مسئلہ: کسی نے نماز میں موت کی خبر سنی اس نے انا الله وانا اليه راجعون پڑھا تو نماز ٹوٹ گئی۔

مسئلہ: کسی نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورہ فاتحہ سنی جو کہ نماز میں نہیں ہے اس کے ولا الضالین کہنے پر نمازی نے آمین کہہ دیا تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: کسی نے نماز سے باہر کوئی دعا مانگی، اس پر کسی نے نماز کی حالت میں جواباً آمین کہہ دیا تو کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: دو آدمی نماز پڑھ رہے تھے ان میں سے ایک کو چھینک آئی اس پر ایک تیسرے شخص نے جو نماز سے باہر تھا یرحمك الله کہا، اس پر ان دونوں نمازیوں نے نماز کی حالت میں آمین کہہ دیا تو چھینکنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی دوسرے کی نماز درست ہے۔

مسئلہ: کسی شخص نے نمازی سے پوچھا کہ تمہارے پاس کیا کیا مال ہے؟ اس نے جواب میں الخیل والبغال والحمیر پڑھ دیا تو پڑھنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: ایک شخص جس کا نام یحییٰ تھا، کسی نے نماز کی حالت میں کہا یایحییٰ خذ الکتاب بقوۃ تو کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: کسی شخص نے جس کا نام موسیٰ تھا نماز کی حالت میں کہا ماتلك بیمینك یا موسیٰ تو اس کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، بشرطیکہ خطاب مقصود ہو، اور اگر اس سے تلاوت مقصود ہو تو نماز فاسد نہ ہو گی۔

مسئلہ: کوئی شخص گھر میں نماز پڑھ رہا تھا کہ باہر سے دستک ہوئی، نمازی نے زور سے سبحان اللہ کہہ کر یہ بتلا دیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں تو اس صورت میں نماز فاسد نہ ہو گی۔

مسئلہ: امام کو بھول ہوگئی، مقتدی نے یاد دلانے کے لئے سبحان اللہ کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ: کسی نے نماز کی حالت میں کسی کو کسی کام سے روکنے کے لئے یا کسی کام کو کرنے کے لئے سبحان اللہ یالا الہ الااللہ کہہ دیا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

مسئلہ: کسی نے نماز کی حالت میں لفظ اللہ سن کر جل جلالہ کہہ دیا یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی سن کر ﷺ کہہ دیا تو اگر جواب دینے کی غرض سے کہا ہے تو نماز فاسد ہے ورنہ نہیں۔

مسئلہ: کسی نے دنیوی وسوسہ کی وجہ سے لاحول پڑھ دیا تو نماز فاسد ہوجائے گی، اور اگر اخروی معاملہ کے وسوسے کی وجہ سے پڑھا ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ: کسی نے نماز میں قرآن کریم دیکھ دیکھ کر پڑھا تو نماز فاسد ہوگئی۔

مسئلہ: قرأت میں امام نے ایسی غلطی کی جس کی وجہ سے معنیٰ فاسد ہوگئے جیسے اولٓئك هم المفلحون کی جگہ هم المشركون پڑھ دیا، یاکافرون کی جگہ مومنون پڑھ دیا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

مسئلہ: کسی نے قرآن کریم غلط پڑھا مگر معنیٰ نہیں بدلے مثلاً والعصر ان الانسان لفی خسر الاالذین امنوا وعملوا الصالحات فلهم اجر غير ممنون پڑھ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

مسئلہ: کسی نے اعراب غلط پڑھ دیا جس کی وجہ سے معنیٰ فاسد ہوگئے تو نماز فاسد ہوجائے گی جیسے انعمتَ کی جگہ انعمتُ پڑھ دیا۔

مسئلہ: کسی نے اللہ اکبر کہتے ہوئے الف کو بڑھا دیا اور آللہ اکبر کہا، یا اکبر کے الف کو بڑھا کر آکبر کہا، یا اکبر کی باء کو بڑھا کر اکبار کہا تو تینوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: نمازی نے سامنے کسی خط کو دیکھا اور دل ہی دل سے اس کا مطلب سمجھ لیا مگر زبان سے نہیں پڑھا تو نماز درست ہے اور اگر زبان سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: نماز میں قبلہ کی طرف سے سینہ ہٹ گیا تو نماز فاسد ہو گئی۔

مسئلہ: نماز کے درمیان باہر سے کوئی چیز کھائی تو نماز ٹوٹ گئی اگرچہ تل کے برابر ہی ہو۔

مسئلہ: کسی کے دانتوں میں کوئی چیز اٹکی ہوئی تھی اس نے اسے کھالیا تو اگر وہ چنے سے کم ہے تو نماز درست ہے اور اگر چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو نماز فاسد ہے۔

مسئلہ: نماز سے باہر منہ میں پیسہ یا کنکری وغیرہ ڈالی اور اسی حالت میں نماز شروع کردی، تو اگر قرأت کرنے میں تکلف ہو تو نماز نہ ہوگی اور اگر قرأت آسانی سے کرسکتا ہو تو نماز مکروہ ہوگی۔

مسئلہ: نماز سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھائی اور نماز کی حالت میں اس کا لعاب حلق میں جاتا ہے تو نماز درست ہے۔

مسئلہ: نمازی کے سامنے سے اگر کوئی شخص نکل جائے تو اس کے گذرنے سے نماز پڑھنے والے کی نماز خراب نہیں ہوتی البتہ ایسی جگہ نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

☆☆☆

مرد وعورت کی نماز میں فرق

عورتوں کی نماز کا طریقہ وہی ہے جو مَردوں کا ہے صرف مندرجہ ذیل چند باتوں میں فرق ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مَردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیئے اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے کندھوں تک اٹھانا چاہیئے۔

(۲) تکبیر تحریمہ کے بعد مَردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیئے اور عورتوں کو سینے پر۔

(۳) مَردوں کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی اُنگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی پر بچھانا چاہیئے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہیئے۔

(۴) مَردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہیئے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اتنا جھکنا چاہیئے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

(۵) مَردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنی چاہئے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیئے ملا کر رکھنی چاہئے۔

(۶) مَردوں کو رکوع کی حالت میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہئے اور عورتوں کو پہلو سے ملا کر رکھنا چاہئے۔

(۷) مَردوں کو سجدہ میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا رکھنا چاہئے اور عورتوں کو ملا ہوا۔

(۸) سجدہ میں مرد کی کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور عورتوں کی زمین پر بچھی ہوئی ہوں۔

(۹) مَردوں کو سجدہ میں دونوں پیر انگلیوں کے بَل کھڑے رکھنا چاہئے اور عورتوں کو دونوں پیر باہر کی طرف نکالنے چاہئے۔

(۱۰) مَردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہئے اور داہنے پاؤں کو انگلیوں کے بَل کھڑا رکھنا چاہئے اور عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہئے۔

(۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ سے قرأت کرنا چاہئے۔

☆☆☆

جماعت کی فضیلت اور تاکید

حدیث: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس گنا ثواب رکھتی ہے۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے اور جس قدر زیادہ جماعت ہو اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

حدیث: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ بنی سلمہ کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ اپنے قدیمی مکانات سے آ کر نبی کریم ﷺ کے قریب کہیں مقیم ہو جائیں (چونکہ ان کے گھر مسجد نبوی سے دور تھے) تب ان سے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم اپنے قدموں میں جو زمین پر پڑتے ہیں ثواب نہیں سمجھتے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص جتنی دور سے چل کر مسجد میں آئے گا اس کو اسی قدر ثواب ملے گا، لیکن اگر کسی کے محلہ میں مسجد ہو تو اس کو چھوڑ کر دور نہ جائے کیونکہ محلّہ کی مسجد کا حق ہے بلکہ اگر وہاں جماعت بھی نہ ہوتی ہو تب بھی وہاں جا کر اذان و اقامت کہہ کر تنہا نماز پڑھے۔ (شامی جلد اول)

حدیث: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گذرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔

حدیث: حضرت بریدہ اسلمیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بشارت دوان لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں جماعت کے لئے مسجد جاتے ہیں اس بات کی کہ قیامت کے دن ان کے لئے پوری روشنی ہوگی۔

حدیث: حضرت عثمانؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اس کو آدھی رات کی عبادت کا ثواب ملے گا اور جو عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے گا اسے پوری رات عبادت کرنے کا ثواب ملے گا۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو یہ حکم دوں کہ وہ لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم کروں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اگر مجھے چھوٹے بچوں اور عورتوں کا خیال نہ ہوتا تو میں عشاء کی نماز میں مشغول ہو جاتا اور خادموں کو حکم دیتا کہ ان کے گھروں کے مال واسباب کو مع ان کے جلا دیں۔

حدیث: حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی آبادی یا جنگل میں تین مسلمان ہوں اور جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو بے شک ان پر شیطان غالب ہو جائے گا پس اے ابوالدرداء! جماعت کو اپنے اوپر لازم

سمجھ لو، دیکھو بھیڑیا (شیطان) اسی بکری (آدمی) کو کھاتا (بہکاتا) ہے جو اپنے گلے (جماعت) سے الگ ہوگئی ہو۔

حدیث: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر مسجد میں نہ آئے اور اسے کوئی عذر بھی نہ ہو تو اس کی وہ نماز جو تنہا پڑھی ہو قبول نہ ہوگی، صحابہؓ نے پوچھا کہ وہ عذر کیا ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خوف ہو یا بیماری۔

حدیث: حضرت محجنؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور ﷺ کے ساتھ تھا، کہ اتنے میں اذان ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے لگے اور میں اپنی جگہ جا کر بیٹھ گیا، حضور ﷺ نے نماز سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا اے محجن! تم نے جماعت سے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں مسلمان تو ہوں مگر میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مسجد میں آؤ اور دیکھو کہ جماعت ہو رہی ہے تو لوگوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھ لیا کرو، اگرچہ پہلے پڑھ چکے ہو۔

فائدہ: مگر فجر اور عصر اور مغرب کی نماز اگر تنہا پڑھ لی ہو اور پھر جماعت ہو تو اب جماعت میں شامل نہ ہونا چاہئے، اس لئے کہ فجر اور عصر کے بعد نفل نماز نہ پڑھنا چاہئے، اور مغرب میں اس لئے کہ تین رکعت نفل شریعت میں نہیں ہیں۔

جماعت کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مرد ہونا، عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔

(۲) بالغ ہونا، بچوں پر جماعت واجب نہیں۔

(۳) آزاد ہونا، غلام پر جماعت واجب نہیں۔

(۴) عاقل ہونا، مست بیہوش دیوانے پر جماعت واجب نہیں۔

(۵) تمام عذروں سے خالی ہونا۔

ترک جماعت کے چودہ عذر ہیں

(۱) لباس بقدر ستر عورت نہ ہو۔

(۲) مسجد کے راستے میں سخت کیچڑ ہو کہ چلنا دشوار ہو۔

(۳) پانی بہت زور سے برستا ہو۔

(۴) سخت سردی ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں کسی بیماری کے پیدا ہو جانے یا بڑھ جانے کا خوف ہو۔

(۵) مسجد جانے میں مال واسباب چوری ہو جانے کا خوف ہو۔

(۶) مسجد جانے میں کسی دشمن کے مل جانے کا خوف ہو۔

(۷) مسجد جانے میں کسی قرض خواہ کے ملنے اور اس سے تکلیف پہنچنے کا خوف ہو بشرطیکہ اس کے قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر قادر ہو تو وہ ظالم سمجھا جائے گا اور اس کو ترک جماعت کی اجازت نہ ہوگی۔

(۸) اندھیری رات ہو کہ راستہ دکھائی نہ دیتا ہو لیکن اگر روشنی کا انتظام ہو تو جماعت سے نماز پڑھنا چاہیے۔

(۹) رات کا وقت ہو اور آندھی بہت سخت ہو۔

(۱۰) کسی مریض کی تیمار داری کرتا ہو کہ اس کے جماعت میں چلے جانے سے اس مریض کی تکلیف یا وحشت کا خوف ہو۔

(۱۱) کھانا تیار ہو یا تیاری کے قریب ہو اور بھوک ایسی لگی ہو کہ نماز میں دل نہ لگنے کا خوف ہو۔

(۱۲) پیشاب یا پاخانہ زور کا معلوم ہوتا ہو۔

(۱۳) سفر کا ارادہ رکھتا ہو اور خوف ہو کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں دیر ہو جائے گی قافلہ نکل جائے گا، ریل کا مسئلہ بھی اسی پر قیاس کرنا چاہئے مگر فرق اس قدر ہے کہ وہاں ایک قافلہ کے بعد دوسرا قافلہ بہت دنوں میں ملتا ہے اور یہاں ریل ایک دن میں کئی بار جاتی ہے، اگر ایک وقت کی ریل نہ ملے تو دوسرے وقت جا سکتا ہے، ہاں اگر کوئی ایسا ہی سخت حرج ہے تو مضائقہ نہیں۔

(۱۴) کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چل پھر نہ سکے یا نابینا ہو یا لنجا ہو یا کوئی پیر کٹا ہو، لیکن جو نابینا بے تکلف مسجد تک پہنچ سکے اس کو جماعت ترک نہ کرنی چاہئے۔

جماعت کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) مسلمان ہونا، کافر کی جماعت صحیح نہیں۔

(۲) عاقل ہونا مست، بے ہوش اور دیوانے کی نماز صحیح نہیں۔

(۳) مقتدی کو نماز کی نیت کے ساتھ امام کی اقتداء کی بھی نیت کرنا یعنی دل میں یہ ارادہ کرنا کہ میں اس امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھتا ہوں۔

(۴) امام اور مقتدی دونوں کے مکان کا متحد ہونا، خواہ حقیقۃً متحد ہوں جیسے دونوں ایک ہی مسجد یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں یا حکماً متحد ہوں جیسے کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام پل کے اس پار ہو مگر درمیان میں برابر صفیں

کھڑی ہوں تو اس صورت میں اگرچہ امام کے اوران مقتدیوں کے درمیان میں جو پل کے اس پار ہیں دریا حائل ہے اوراس وجہ سے دونوں کا مکان حقیقۃً متحد نہیں، مگر چونکہ درمیان میں برابر صفیں کھڑی ہوئی ہیں اس لئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتداء صحیح ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر مقتدی مسجد کی چھت پر کھڑا ہو اور امام مسجد کے اندر تو درست ہے اس لئے کہ مسجد کی چھت مسجد کے حکم میں ہے اور یہ دونوں مقام حکماً متحد سمجھے جائیں گے، اسی طرح اگر کسی کی چھت مسجد سے متصل ہو اور درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ بھی حکماً مسجد سے متحد سمجھی جائے گی اور اس کے اوپر کھڑے ہو کر اس امام کی اقتداء کرنا جو مسجد میں نماز پڑھا رہا ہے درست ہے۔

مسئلہ: اگر مسجد بہت بڑی ہو اور اسی طرح اگر گھر بہت بڑا یا جنگل ہو اور امام اور مقتدی کے درمیان اتنا خالی میدان ہو کہ جس میں دو صفیں ہو سکیں تو یہ دونوں مقام یعنی جہاں مقتدی کھڑا ہے اور جہاں امام ہے مختلف سمجھے جائیں گے اور اقتداء درست نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اسی طرح اگر امام اور مقتدی کے درمیان کوئی نہر ہو کہ جس میں ناؤ وغیرہ چل سکے، یا اتنا بڑا حوض ہو کہ جس کی طہارت کا حکم شریعت نے دیا ہو، یا کوئی عام رہ گذر ہو جس سے بیل گاڑی وغیرہ نکل سکے اور درمیان میں صفیں نہ ہوں تو وہ متحد نہ سمجھے جائیں گے اور اقتداء درست نہ ہوگی، البتہ بہت چھوٹی گول اگر حائل ہو جس کی برابر تنگ راستہ نہیں ہوتا تو وہ مانع اقتدا نہیں۔

مسئلہ: اسی طرح اگر دو صفوں کے درمیان میں کوئی ایسی نہر یا ایسی رہ گذر واقع ہو جائے تو اس صف کی اقتداء درست نہ ہو گی جو ان چیزوں کے اس پار ہے

مسئلہ: پیادے کی اقتداء سوار کے پیچھے یا ایک سوار کی اقتداء دوسرے سوار کے پیچھے صحیح نہیں اس لئے کہ دونوں کے مکان متحد نہیں، ہاں اگر دونوں ایک ہی سواری پر سوار ہوں تو درست ہے۔

مسئلہ: مقتدی اور امام دونوں کی نماز کا مغائر نہ ہونا، اگر مقتدی کی نماز امام کی نماز سے مغایر ہوگی تو اقتداء درست نہ ہوگی، مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھتا ہو اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے، یا امام کل ظہر کی قضا پڑھتا ہو اور مقتدی آج کے ظہر کی، ہاں اگر دونوں کل کی ظہر کی قضا پڑھتے ہوں تو درست ہے، البتہ اگر امام فرض پڑھتا ہو اور مقتدی نفل تو اقتداء صحیح ہے اس لئے کہ امام کی نماز قوی ہے۔

مسئلہ: مقتدی اگر تراویح پڑھنا چاہے اور امام نفل پڑھتا ہو تب بھی اقتداء درست نہ ہوگی کیوں کہ امام کی نماز ضعیف ہے۔

(٦) امام کی نماز کا صحیح ہونا، اگر امام کی نماز فاسد ہوگی تو سب مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، خواہ یہ فساد نماز ختم ہونے سے پہلے معلوم ہو جائے یا بعد میں۔

مسئلہ: امام کی نماز اگر کسی وجہ سے فاسد ہوگئی ہو اور مقتدیوں کو نہ معلوم ہو تو امام پر ضروری ہے کہ اپنے مقتدیوں کو حتی الامکان اس کی اطلاع کر دے تاکہ وہ لوگ اپنی نمازوں کا اعادہ کرلیں خواہ آدمی کے ذریعہ سے کی جائے یا خط کے ذریعہ سے۔

مسئلہ: مقتدی کا امام سے آگے نہ کھڑا ہونا خواہ برابر کھڑا ہو یا پیچھے۔ اگر مقتدی امام سے آگے کھڑا ہو تو اس کی اقتداء درست نہ ہوگی، امام سے آگے کھڑا ہونا اس وقت سمجھا جائے گا کہ جب مقتدی کی ایڑی امام کی ایڑی سے آگے ہو جائے، اگر ایڑی آگے نہ ہو اور انگلیاں آگے بڑھ جائیں خواہ پیر کے بڑا ہونے کی وجہ سے یا انگلیوں کے لمبی ہونے کی وجہ سے تو یہ آگے کھڑا ہونا نہ سمجھا جائے گا اور اقتداء درست ہوگی۔

(۸) مقتدی کو امام کے انتقالات کا مثل رکوع، قومے، سجدوں اور قعدوں وغیرہ کا علم ہونا خواہ امام کو دیکھ کر یا اس کی یا کسی مکبر (تکبیر کہنے والے) کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر، اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ کسی چیز کے حائل ہونے کے سبب سے یا کسی اور وجہ سے تو اقتداء درست نہ ہوگی، اور اگر حائل مثل پردے یا دیوار وغیرہ کے ہو مگر امام کے انتقالات معلوم ہوتے ہوں تو اقتداء درست ہے۔

مسئلہ: اگر امام کا مسافر یا مقیم ہونا معلوم نہ ہو لیکن قرائن سے اس کے مقیم ہونے کا خیال ہو بشرطیکہ وہ شہر یا گاؤں کے اندر ہو اور نماز پڑھائے مسافر کی سی، یعنی چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دے اور مقتدی کو اس سلام سے امام کے متعلق سہو کا شبہ ہو تو اس مقتدی کو اپنی چار رکعتیں پوری کر لینے کے بعد امام کی حالت کی تحقیق کرنا واجب ہے کہ امام کو سہو ہوا یا وہ مسافر تھا، اگر تحقیق سے مسافر ہونا معلوم ہوا تو نماز صحیح ہوگئی، اور اگر سہو کا ہونا متحقق ہوا تو نماز کا اعادہ کرے، اور اگر کچھ تحقیق نہیں کیا بلکہ مقتدی اسی شبہ کی حالت میں نماز پڑھ کر چلا گیا تو اس صورت میں بھی اس پر نماز کا اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ: اگر امام کے متعلق مقیم ہونے کا خیال ہے مگر وہ نماز شہر یا گاؤں میں نہیں پڑھا رہا ہے بلکہ شہر یا گاؤں سے باہر پڑھا رہا ہے اور اس نے چار رکعت والی نماز میں مسافر کی سی نماز پڑھائی اور مقتدی کو امام کے متعلق سہو کا شبہ ہوا تو اس صورت میں بھی مقتدی اپنی چار رکعت پوری کر لے اور نماز کے بعد امام کا حال معلوم کر لے تو اچھا ہے اور اگر معلوم نہ کرے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی کیونکہ شہر یا گاؤں سے باہر امام کا مسافر ہونا ہی ظاہر ہے، اور اس کے متعلق مقتدی کا یہ خیال کہ شاید اس کو سہو ہوا ہے ظاہر کے خلاف ہے لہٰذا اس صورت میں تحقیق حال ضروری نہیں، اسی

طرح اگر امام چار رکعت والی نماز شہر یا گاؤں میں پڑھائے یا جنگل وغیرہ میں اور کسی مقتدی کو اس کے متعلق مسافر ہونے کا شبہ ہو لیکن امام نے پوری چار رکعت پڑھائیں تب بھی مقتدی کو نماز کے بعد امام کی تحقیق واجب نہیں، اور فجر اور مغرب کی نماز میں کسی وقت بھی امام کے مسافر یا مقیم ہونے کی تحقیق ضروری نہیں کیونکہ ان نمازوں میں مقیم و مسافر سب برابر ہیں، خلاصہ یہ کہ اس تحقیق کی ضرورت صرف ایک صورت میں ہے جبکہ امام شہر یا گاؤں میں یا کسی جگہ چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پڑھائے اور مقتدی کو امام پر سہو کا شبہ ہو۔

(۹) مقتدی کو تمام ارکان میں سوائے قرأت کے امام کا شریک رہنا خواہ امام کے ساتھ ادا کرے یا اس کے بعد یا اس سے پہلے، بشرطیکہ اسی رکن کے اخیر تک امام اس کا شریک ہو جائے، پہلی صورت کی مثال امام کے ساتھ رکوع سجدے وغیرہ کرے، دوسری صورت کی مثال امام رکوع کر کے کھڑا ہو جائے اس کے بعد مقتدی رکوع کرے، تیسری صورت کی مثال امام سے پہلے رکوع کرے مگر رکوع میں اتنی دیر تک رہے کہ امام کا رکوع اس سے مل جائے۔

مسئلہ: اگر کسی رکن میں امام کی شرکت نہ کی جائے مثلاً امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے، یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتداء امام سے پہلے کی جائے اور اخیر تک امام اس میں شریک نہ ہو، مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور قبل اس کے کہ امام رکوع کرے مقتدی کھڑا ہو جائے ان دونوں صورتوں میں اقتداء درست نہ ہو گی۔

(۱۰) مقتدی کی حالت کا امام سے کم یا برابر ہونا جیسا کہ:

(۱) قیام کرنے والے کی اقتداء قیام سے عاجز کے پیچھے درست ہے، شرع میں معذور کا قعود بمنزلہ قیام کے ہے۔

(۲) تیمّم کرنے والے کے پیچھے خواہ وضو کا ہو یا غسل کا، وضو اور غسل کرنے والے کی اقتداء درست ہے اس لئے کہ تیمّم اور وضو اور غسل کا حکم طہارت میں یکساں ہے کوئی کسی سے کم زیادہ نہیں۔

(۳) مسح کرنے والے کے پیچھے خواہ موزوں پر کرتا ہو یا پٹی پر، دھونے والے کی اقتداء درست ہے اس لئے کہ مسح کرنا اور دھونا دونوں ایک ہی درجے کی طہارت ہیں، کسی کو کسی پر فوقیت نہیں۔

(۴) معذور کی اقتداء معذور کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں ایک ہی عذر میں مبتلا ہوں مثلاً دونوں کو سلس البول ہو یا دونوں کو خروج ریح کا مرض ہو۔

(۵) اُمی کی اقتداء اُمی کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی قاری نہ ہو۔ (۶) عورت یا نابالغ کی اقتداء بالغ مرد کے پیچھے درست ہے۔

(۷) عورت کی اقتداء عورت کے پیچھے درست ہے۔

(۸) نابالغ عورت یا نابالغ مرد کی اقتداء نابالغ مرد کے پیچھے درست ہے

(۹) نفل پڑھنے والے کی اقتداء واجب پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ کسی ظہر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھے یا عید کی نماز پڑھ چکا ہو اور وہ دوبارہ پھر نماز میں شریک ہو جائے

(۱۰) نفل پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے

(۱۱) قسم کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے اس لئے کہ قسم کی نماز بھی فی نفسہ نفل ہے یعنی ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں دو

رکعت نماز پڑھوں گا اور پھر کسی نفل پڑھنے والے کے پیچھے اس نے دو رکعت پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی اور قسم پوری ہو جائے گی۔

(۱۲) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نذر کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست ہے بشرطیکہ دونوں کی نذر ایک ہو، مثلاً ایک شخص کی نذر کے بعد دوسرا شخص کہے کہ میں نے بھی اس چیز کی نذر کی جس کی فلاں شخص نے نذر کی ہے، اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ ایک نے دو رکعت کی مثلاً الگ نذر کی اور دوسرے شخص نے الگ تو ان میں سے کسی کو دوسرے کی اقتداء درست نہ ہوگی، حاصل یہ کہ جب مقتدی امام سے کم یا برابر ہوگا تو اقتداء درست ہو جائے گی، اب ہم وہ صورتیں لکھتے ہیں جن میں مقتدی امام سے زیادہ ہے خواہ یقیناً یا احتمالاً اور اقتداء درست نہیں۔

(۱) بالغ کی اقتداء خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔

(۲) مرد کی اقتداء خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔

(۳) خنثیٰ کی اقتداء خنثیٰ کے پیچھے درست نہیں، خنثیٰ اس کو کہتے ہیں جس میں مرد اور عورت ہونے کی علامات ایسی متعارض ہوں کہ نہ اس کا مرد ہونا تحقیق ہو نہ عورت ہونا اور ایسی مخلوق شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔

(۴) جس عورت کو اپنا حیض کا زمانہ یاد نہ ہو اس کی اقتداء اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں، ان دونوں صورتوں میں مقتدی کا امام سے زیادہ ہونا محتمل ہے اس لئے اقتداء جائز نہیں، کیونکہ پہلی صورت میں جو خنثیٰ امام ہے شاید عورت ہو اور جو خنثیٰ مقتدی ہے شاید مرد ہو، اسی طرح دوسری صورت میں جو عورت امام ہے شاید زمانہ اس کے حیض کا ہو اور جو مقتدی ہے اس کی طہارت کا ہو۔

(۵) خنثیٰ کی اقتداء عورت کے پیچھے درست نہیں اس خیال سے کہ شاید وہ خنثیٰ مرد ہو۔ (٦) ہوش وحواس والے کی اقتداء مجنون، مست، بے ہوش، بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔

(۷) طاہر کی اقتداء معذور کے پیچھے مثل اس شخص کے جس کو سلسل بول کی شکایت ہو درست نہیں۔

(۸) ایک عذر والے کی اقتداء دو عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً کسی کو صرف خروج ریح کا مرض ہو اور وہ ایسے شخص کی اقتداء کرے جس کو خروج ریح اور سلسل بول دو بیماریاں ہوں۔ (۹) ایک طرح کے عذر والے کی اقتداء دوسری طرح کے عذر والے کے پیچھے درست نہیں مثلاً سلسل بول والا شخص ایسے شخص کی اقتداء کرے جس کو نکسیر بہنے کی شکایت ہو۔

(۱۰) قاری کی اقتداء امی کے پیچھے درست نہیں اور قاری وہ کہلاتا ہے جس کو اتنا قرآن کریم صحیح یاد ہو جس سے نماز ہو جاتی ہے اور اُمی وہ ہے جس کو اتنا بھی یاد نہ ہو۔

(۱۱) اُمی کی اقتداء اُمی کے پیچھے جبکہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو درست نہیں کیونکہ اس صورت میں اس امام اُمی کی نماز فاسد ہو جائے گی، اس لئے ممکن تھا کہ وہ اس قاری کو امام کر دیتا اور اس کی قرأت سب مقتدیوں کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے اور جب امام کی نماز فاسد ہوگئی تو سب مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی جن میں وہ اُمی مقتدی بھی ہے۔

(۱۲) اُمی کی اقتداء گونگے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ اُمی اگرچہ بالفعل قرأت نہیں کر سکتا مگر قادر تو ہے، اس وجہ سے کہ وہ قرأت سیکھ سکتا ہے مگر گونگے میں تو یہ قدرت بھی نہیں۔

(۱۳) جس شخص کا جسم جس قدر ڈھانکنا فرض ہے چھپا ہوا ہو اس کی اقتداء برہنہ کے پیچھے درست نہیں۔

(۱۴) رکوع و سجود کرنیوالے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں اور اگر کوئی شخص صرف سجدہ سے عاجز ہو اس کے پیچھے بھی اقتداء درست نہیں۔

(۱۵) فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔

(۱۶) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے۔

(۱۷) نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں، مثلاً اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں آج چار رکعت پڑھوں گا اور کسی نے چار رکعت نماز کی نذر کی تو وہ نذر کرنے والا اگر اس کے پیچھے نماز پڑھے تو درست نہ ہوگی اس لئے کہ نذر کی نماز واجب ہے اور قسم کی نفل، کیونکہ قسم کا پورا کرنا ہی واجب نہیں ہوتا بلکہ اس میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کفارہ دیدے اور وہ نماز نہ پڑھے۔

(۱۸) جس شخص سے صاف حروف ادا نہ ہوسکتے ہوں مثلاً سین کو تاء یا راء کو لا پڑھتا ہو یا کسی اور حرف میں ایسا ہی تبدل تغیر ہوتا ہو تو اس کے پیچھے صاف اور صحیح پڑھنے والے کی نماز درست نہیں، ہاں اگر پوری قرأت میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہوجائے تو اقتداء درست ہوجائے گی۔

(۱۱) امام کا واجب الانفراد نہ ہونا یعنی ایسے شخص کے پیچھے اقتداء درست نہیں جس کا اس وقت منفرد رہنا ضروری ہے جیسے مسبوق کہ اس کو امام کی نماز ختم ہونے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کا تنہا پڑھنا ضروری ہے، پس اگر کوئی شخص کسی مسبوق کی اقتداء کرے تو درست نہ ہوگی۔

(۱۲) امام کو کسی کا مقتدی نہ ہونا یعنی امام ایسے شخص کو نہ بنایا جائے جو خود کسی کا مقتدی ہو خواہ حقیقۃً جیسے مدرک ، یا حکماً جیسے لاحق ، لاحق اپنی ان رکعتوں میں جو امام کے ساتھ نہیں ملیں مقتدی کا حکم رکھتا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص کسی مدرک یا لاحق کی اقتداء کرے تو درست نہیں ، اسی طرح مسبوق اگر لاحق کی یا لاحق مسبوق کی اقتداء کرے تب بھی درست نہیں۔

یہ بارہ شرطیں جو ہم نے جماعت کے صحیح ہونے کی بیان کی ہیں اگر ان میں سے کوئی شرط کسی مقتدی میں نہ پائی جائے گی تو اس کی اقتداء درست نہ ہوگی ، اور جب کسی مقتدی کی اقتداء درست نہ ہوگی تو اس کی وہ نماز بھی نہ ہوگی جس کو اس نے بحالت اقتداء ادا کیا ہے۔

☆☆☆

مقتدی اور امام سے متعلق ضروری مسائل

مسئلہ: مقتدیوں کو چاہئے کہ تمام حاضرین میں امامت کے لائق جس میں اچھے اوصاف زیادہ ہوں اس کو امام بنائیں، اور اگر کئی شخص ایسے ہوں جو امامت کی لیاقت میں برابر ہوں تو غلبۂ رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی طرف زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنائیں، اگر کسی ایسے شخص کے ہوتے ہوئے جو امامت کے زیادہ لائق ہے کسی ایسے شخص کو امام کر دیں گے جو اس سے کم لیاقت رکھتا ہے تو ترک سنت کی خرابی میں مبتلا ہوں گے۔

مسئلہ: سب سے زیادہ استحقاق امامت کا اس شخص کو ہے جو نماز کے مسائل خوب جانتا ہو بشرطیکہ ظاہراً اس میں کوئی فسق وغیرہ کی بات نہ ہو، اور جس قدر قرأت مسنون ہے اسے یاد ہو اور قرآن کریم صحیح پڑھتا ہو، پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو یعنی قرأت کے قواعد کے موافق، پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ عمر رکھتا ہو، پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ خلیق ہو، پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ خوبصورت ہو، پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ شریف ہو، پھر

وہ شخص جس کی آواز سب سے عمدہ ہو، پھر وہ شخص جو عمدہ لباس پہنے ہوئے ہو، پھر وہ شخص جس کا سر سب سے بڑا ہو مگر تناسب کے ساتھ، پھر وہ شخص جو مقیم ہو بہ نسبت مسافروں کے پھر وہ شخص جو اصلی آزاد ہو، پھر وہ شخص جس نے حدث اصغر سے تیمّم کیا ہو بہ نسبت اس کے کہ جس نے حدث اکبر سے تیمّم کیا ہو، اور بعض کے نزدیک حدث اکبر سے تیمّم کرنے والا مقدم ہے اور جس شخص میں دو وصف پائے جائیں وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس شخص کے جس میں ایک ہی وصف پایا جاتا ہو مثلاً وہ شخص جو نماز کے مسائل بھی جانتا ہو اور قرآن کریم بھی اچھا پڑھتا ہو زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس شخص کے کہ جو صرف نماز کے مسائل جانتا ہو مگر قرآن کریم اچھا نہ پڑھتا ہو۔

مسئلہ: اگر کسی کے گھر میں جماعت کی جائے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے اس کے بعد وہ شخص جس کو وہ امام بنائے، ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہو تو پھر انہی کو استحقاق ہوگا۔

مسئلہ: جس مسجد میں کوئی امام مقرر ہو اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امامت کا استحقاق نہیں، ہاں اگر وہ کسی دوسرے کو امام بنا دے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

مسئلہ: فاسق اور بدعتی کا امام بنانا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر ایسے لوگوں کے سوا کوئی دوسرا شخص وہاں موجود نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں۔ اسی طرح اگر بدعتی اور فاسق زور دار ہوں کہ ان کے معزول کرنے پر قدرت نہ ہو یا فتنۂ عظیم برپا ہونے کا اندیشہ ہو تو بھی کوئی کراہت نہیں۔

مسئلہ: نماز کے فرائض و واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے، ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں، پس اگر امام شافعی

المذہب ہو اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے تو حنفی مقتدیوں کو ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

مسئلہ: امام کو نماز میں زیادہ بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مقدار مسنون سے بھی زیادہ ہوں یا رکوع سجدے وغیرہ میں بہت زیادہ دیر تک رہنا مکروہ تحریمی ہے بلکہ امام کو چاہئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت اور ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے، جو سب سے زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی رعایت کر کے قرأت وغیرہ کرے بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مقدار مسنون سے بھی کم قرأت کرنا بہتر ہے تاکہ لوگوں کو حرج نہ ہو جو قلت جماعت کا سبب ہو جائے۔

مسئلہ: اگر ایک ہی مقتدی ہو اور وہ مرد ہو یا نابالغ لڑکا تو اس کو امام کے داہنی جانب امام کے برابر میں یا کچھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہئے، اگر بائیں جانب یا امام کے پیچھے کھڑا ہو تو مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر ایک سے زیادہ مقتدی ہوں تو ان کو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑا ہونا چاہئے، اگر امام کے داہنی بائیں جانب کھڑے ہوں اور دو ہوں تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر دو سے زیادہ ہوں تو مکروہ تحریمی ہے اس لئے کہ جب دو سے زیادہ مقتدی ہوں تو امام کا آگے کھڑا ہونا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر نماز شروع کرتے وقت ایک ہی مرد مقتدی تھا اور وہ امام کے داہنی جانب کھڑا ہوا، اس کے بعد اور مقتدی آگئے تو پہلے مقتدی کو چاہئے کہ پیچھے ہٹ آئے تاکہ سب مقتدی مل کر امام کے پیچھے کھڑے ہوں، اگر وہ نہ ہٹے تو ان مقتدیوں کو چاہئے کہ اس کو کھینچ لیں اور اگر نادانستگی سے وہ مقتدی امام کے داہنے یا بائیں جانب کھڑے ہو جائیں اور پہلے مقتدی کو پیچھے نہ ہٹائیں تو امام کو چاہئے کہ وہ آگے

بڑھ جائے تا کہ وہ مقتدی سب مل جائیں اور امام کے پیچھے ہو جائیں اسی طرح اگر پیچھے ہٹنے کی جگہ نہ ہو تب بھی امام کو چاہیئے کہ وہ آگے بڑھ جائے، لیکن اگر مقتدی مسائل سے ناواقف ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں غالب ہے تو اس کو ہٹانا مناسب نہیں، کبھی کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے کہ جس سے نماز ہی غارت ہو جائے۔

مسئلہ: اگر مقتدی عورت ہو یا نابالغ لڑکی تو اس کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے کھڑی ہو خواہ ایک ہو یا ایک سے زائد۔

مسئلہ: اگر مقتدیوں میں مختلف قسم کے لوگ ہوں کچھ مرد، کچھ عورتیں، کچھ نابالغ تو امام کو چاہیئے کہ اس ترتیب سے ان کی صفیں قائم کرے کہ پہلے مردوں کی صفیں، پھر نابالغ لڑکوں کی، پھر بالغ عورتوں کی پھر نابالغ لڑکیوں کی۔

مسئلہ: تنہا ایک شخص کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ ایسی حالت میں چاہیے کہ اگلی صف سے ایک آدمی کو کھینچ لے اور اپنے ہمراہ کھڑا کرلے لیکن کھینچنے میں اگر احتمال ہو کہ وہ اپنی نماز خراب کرلے گا یا بُرا مانے گا تو جانے دے۔

مسئلہ: پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے ہاں جب صف پوری ہو جائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیئے۔

مسئلہ: امام اور منفرد کو جبکہ وہ گھر یا میدان میں نماز پڑھتا ہو مستحب ہے کہ اپنی ابرو کے سامنے خواہ داہنی جانب یا بائیں جانب کوئی ایسی چیز کھڑی کرلے جو ایک ہاتھ یا اس سے زیادہ اونچی اور ایک انگلی کے برابر موٹی ہو، ہاں اگر مسجد میں نماز پڑھتا ہو یا ایسے مقام میں جہاں لوگوں کا نماز کے سامنے سے گذر نہ ہوتا ہو تو اس کی کوئی ضرورت نہیں اور امام کا سترہ تمام مقتدیوں کی طرف سے کافی ہے سترہ قائم

ہونے کے بعد سترہ کے آگے سے نکل جانے سے کچھ گناہ نہیں، لیکن اگر سترہ کے اندر سے کوئی شخص نکلے گا تو وہ گنہ گار ہوگا۔

مسئلہ: لاحق وہ مقتدی ہے جس کی کچھ رکعتیں یا سب رکعتیں بعد شریک جماعت ہونے کے جاتی رہیں خواہ بعذر مثلاً نماز میں سو جائے اور اس درمیان میں کوئی رکعت وغیرہ جاتی رہی یا لوگوں کی کثرت سے رکوع سجدے وغیرہ نہ کر سکے، یا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کے لئے جائے اور اس درمیان میں اس کی رکعتیں جاتی رہیں یا بے عذر جاتی رہیں مثلاً امام سے پہلے کسی رکعت کا رکوع سجدہ کر لے اور اس وجہ سے رکعت اس کی کالعدم سمجھی جائے تو اس رکعت کے اعتبار سے وہ لاحق سمجھا جائے گا، پس لاحق کو واجب ہے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو اس کی جاتی رہیں، ان کے ادا کرنے کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو اس میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے۔

مسئلہ: لاحق اپنی گئی ہوئی رکعتوں میں بھی مقتدی سمجھا جائے گا یعنی جیسے مقتدی قرأت نہیں کرتا ایسے ہی لاحق بھی قرأت نہ کرے بلکہ سکوت کیے ہوئے کھڑا رہے اور جیسے مقتدی کو اگر سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کی ضرورت نہیں ہوتی ایسے ہی لاحق کو بھی۔

مسئلہ: مسبوق یعنی جس کی ایک دو رکعت رہ گئی ہو اس کو چاہئے کہ پہلے امام کے ساتھ شریک ہو کر جس قدر نماز باقی ہو جماعت سے ادا کرے، امام کی نماز ختم ہونے کے بعد کھڑا ہو جائے اور اپنی گئی ہوئی رکعتوں کو ادا کرے۔

مسئلہ: مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں منفرد کی طرح قرأت کیساتھ ادا کرنا چاہئے، اور اگر ان رکعتوں میں کوئی سہو ہو جائے تو اس کو سجدہ سہو بھی کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنا چاہئے کہ پہلے قرأت والی پھر بے قرأت کی، اور جو رکعتیں امام کے ساتھ پڑھ چکا ہے ان کے حساب سے قعدہ کرے یعنی ان رکعتوں کے حساب سے جو دوسری ہو اس میں پہلا قعدہ کرے اور جو تیسری رکعت ہو اور نماز تین رکعت والی ہو تو اس میں اخیر قعدہ کرے۔ مثلاً ظہر کی نماز میں تین رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہو تو اس کو چاہئے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملا کر رکوع سجدے کرکے پہلا قعدہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے دوسری ہے پھر دوسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس کے بعد قعدہ نہ کرے اس لئے کہ یہ رکعت اس ملی ہوئی رکعت کے حساب سے تیسری ہے پھر تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ دوسری سورت نہ ملائے کیونکہ یہ قرأت کی نہ تھی اور اس میں قعدہ کرے کہ یہ قعدۂ اخیرہ ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص لاحق بھی ہو اور مسبوق بھی مثلاً کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا ہو اور شرکت کے بعد پھر کچھ رکعتیں اس کی چلی جائیں تو اس کو چاہئے کہ پہلے اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جو شرکت کے بعد گئی ہیں جن میں وہ لاحق ہے مگر ان کے ادا کرنے میں اپنے کو ایسا سمجھے جیسا وہ امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے یعنی قرأت نہ کرے اور امام کی ترتیب کا لحاظ رکھے اس کے بعد اگر جماعت باقی ہو تو اس میں شریک ہو جائے ورنہ باقی نماز بھی پڑھ لے اس کے بعد اپنی ان رکعتوں کو ادا کرے جن میں مسبوق ہے۔

مثلاً عصر کی نماز میں ایک رکعت ہو جانے کے بعد کوئی شخص شریک ہوا اور شریک ہونے کے بعد ہی اس کا وضو ٹوٹ گیا اور وضو کرنے گیا اس درمیان میں نماز ختم ہو گئی تو اس کو چاہئے کہ پہلے ان تینوں رکعتوں کو ادا کرے جو شریک ہونے کے بعد گئی ہیں پھر اس رکعت کو جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور ان تینوں رکعتوں کو مقتدی کی طرح ادا کرے یعنی قرأت نہ کرے اور ان تین کی پہلی رکعت میں قعدہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی دوسری رکعت ہے اور امام نے اس میں قعدہ کیا تھا پھر دوسری رکعت میں قعدہ نہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی تیسری رکعت ہے پھر تیسری رکعت میں قعدہ کرے اس لئے کہ یہ امام کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں امام نے قعدہ کیا تھا، پھر اس رکعت کو ادا کرے جو اس کے شریک ہونے سے پہلے ہو چکی تھی اور اس میں بھی قعدہ کرے اس لئے کہ یہ اس کی چوتھی رکعت ہے اور اس رکعت میں اس کو قرأت بھی کرنا ہو گی اس لئے کہ اس رکعت میں وہ مسبوق ہے اور مسبوق اپنی گئی ہوئی رکعتوں کے ادا کرنے میں منفرد کا حکم رکھتا ہے۔

مسئلہ: مقتدیوں کو ہر رکن کا امام کے ساتھ ہی بلا تاخیر ادا کرنا سنت ہے تحریمہ بھی امام کے تحریمہ کے ساتھ ادا کریں، رکوع بھی امام کے ساتھ، قومہ بھی اسکے قومہ کے ساتھ، سجدہ بھی اس کے سجدہ کے ساتھ، غرض ہر فعل اس کے فعل کے ساتھ کرے ہاں اگر قعدۂ اولیٰ میں امام قبل اس کے کھڑا ہو جائے کہ مقتدی التحیات تمام کریں تو مقتدیوں کو چاہئے کہ التحیات تمام کر کے کھڑے ہوں اسی طرح قعدہ اخیرہ میں اگر امام قبل اس کے کہ مقتدی التحیات تمام کریں سلام پھیر دے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ التحیات تمام کر کے سلام پھیریں ہاں رکوع سجدہ وغیرہ میں اگر مقتدیوں نے تسبیح نہ پڑھی ہو تو بھی امام کیساتھ ہی کھڑا ہونا چاہئے۔

جماعت میں شامل ہونے کے مسائل

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے محلے یا مکان کے قریب مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی تو اس کو مستحب ہے کہ دوسری مسجد میں بتلاش جماعت جائے اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر واپس آکر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کرے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہو، اس کے بعد دیکھے کہ وہی فرض جماعت سے ہو رہا ہے تو اس کو چاہئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر، عشاء کا وقت ہو اور فجر، عصر اور مغرب کے وقت شریک جماعت نہ ہو، اس لئے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، اور مغرب کے وقت اس لئے کہ یہ دوسری نفل نماز ہوگی اور نفل میں تین رکعت منقول نہیں۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص فرض نماز شروع کر چکا ہو اور اسی حالت میں فرض جماعت سے ہونے لگے تو اگر وہ فرض دو رکعت والا ہے جیسی فجر کی نماز تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو اس نماز کو قطع کر دے اور جماعت میں شامل ہو جائے، اور اگر پہلی رکعت کا سجدہ کر لیا ہو اور دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو بھی قطع

کردے اور جماعت میں شامل ہوجائے ، اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا ہوتو دونوں رکعت پوری کرلے ، اور اگر وہ فرض تین رکعت والا ہو جیسے مغرب تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کردے اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کرلیا ہو تو اپنی نماز کو پوری کرلے اور بعد میں جماعت میں شریک نہ ہو کیونکہ نفل تین رکعت کے ساتھ جائز نہیں ، اور اگر وہ فرض چار رکعت والا ہو جیسے ظہر، عصر اور عشاء تو اگر پہلی رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کردے اور اگر سجدہ کرلیا ہو تو دو رکعت پر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور جماعت میں مل جائے ، اور اگر تیسری رکعت شروع کردی ہو اور اس کا سجدہ نہ کیا ہو تو قطع کردے ، اور اگر سجدہ کرلیا ہو تو پوری کرلے اور جن صورتوں میں نماز پوری کرلی جائے ان میں سے مغرب اور فجر اور عصر میں تو دوبارہ شریک جماعت نہ ہو اور ظہر اور عشاء میں شریک ہوجائے اور جن صورتوں میں قطع کرنا ہو کھڑے کھڑے ایک سلام پھیر دے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کرچکا ہو اور فرض جماعت سے ہونے لگے تو نفل نماز کو نہ توڑے بلکہ اس کو چاہئے کہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اگرچہ چار رکعت کی نیت کی ہو۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ظہر اور جمعہ کی سنت مؤکدہ شروع کرچکا ہو اور فرض نماز ہونے لگے تو ظاہر مذہب یہ ہے کہ دو رکعت پر سلام پھیر کر شریک جماعت ہوجائے۔ اور بہت سے فقہاء کے نزدیک راجح یہ ہے کہ چار رکعت پوری کرلے اور اگر تیسری رکعت شروع کردی تو اب چار کا پورا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر فرض نماز ہورہی ہے تو پھر سنت وغیرہ نہ شروع کی جائے بشرطیکہ کسی رکعت کے چلے جانے کا خوف ہو، ہاں اگر یقین یا گمان غالب ہو کہ کوئی

رکعت نہ جانے پائے گی تو پڑھ لے مثلاً ظہر کے وقت جب فرض شروع ہو جائے اور خوف ہو کہ سنت پڑھنے سے کوئی رکعت فرض کی جاتی رہے گی تو پھر سنت مؤکدہ جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں چھوڑ دے، پھر ظہر اور جمعہ میں فرض کے بعد بہتر ہے کہ بعد والی سنت مؤکدہ اول پڑھ کر ان سنتوں کو پڑھ لے مگر فجر کی سنتیں چونکہ زیادہ مؤکدہ ہیں اس لئے ان کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر فرض شروع ہو چکا ہو تب بھی ادا کر لی جائیں بشرطیکہ ایک رکعت مل جانے کی امید ہو، اور اگر ایک رکعت ملنے کی بھی امید نہ ہو تو پھر نہ پڑھے اور پھر اگر چاہے تو سورج نکلنے کے بعد پڑھے۔

مسئلہ: اگر یہ خوف ہو کہ فجر کی سنت اگر نماز کے سنن و مستحبات وغیرہ کی پابندی سے ادا کی جائیں گی تو جماعت نہ ملے گی تو ایسی حالت میں چاہئے کہ صرف فرائض اور واجبات پر اقتصار کرے سنن وغیرہ کو چھوڑ دے۔

مسئلہ: فرض ہونے کی حالت میں جو سنتیں پڑھی جائیں خواہ فجر کی ہوں یا کسی اور وقت کی وہ ایسے مقام پر پڑھی جائیں جو مسجد سے الگ ہو اس لئے کہ جہاں فرض نماز ہوتی ہو پھر دوسری نماز وہاں پڑھنا مکروہ ہے اور اگر کوئی ایسی جگہ نہ ملے تو صف سے الگ مسجد کے کسی گوشے میں پڑھ لے۔

مسئلہ: اگر جماعت کا قعدہ مل جائے اور رکعتیں نہ ملیں تب بھی جماعت کا ثواب مل جائے گا۔

مسئلہ: جس رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل جائے تو سمجھا جائے گا کہ وہ رکعت اس کو مل گئی، ہاں اگر رکوع نہ ملے تو اس رکعت کا شمار ملنے میں نہ ہو گا۔

☆☆☆

جمعہ کا بیان

اللہ تعالیٰ کو نماز سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں اور اسی لئے کسی عبادت کی اس قدر سخت تاکید اور فضیلت شریعت مطہرہ میں وارد نہیں ہوئی، اور اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت کو اپنی ان غیر متناہی نعمتوں کے ادائے شکر کے لئے جن کا سلسلہ ابتدائے پیدائش سے آخر وقت تک بلکہ موت کے بعد اور قبل پیدائش کے بھی منقطع نہیں ہوتا، ہر دن میں پانچ وقت مقرر فرمایا ہے اور جمعہ کے دن چونکہ تمام دنوں سے زیادہ نعمتیں فائز ہوتی ہیں حتی کہ حضرت آدم علیہ السلام جو انسانی نسل کے لئے اصل اول ہیں اسی دن پیدا کئے گئے ہیں لہٰذا اس دن ایک خاص نماز کا حکم ہوا اور ہم پہلے جماعت کی فضیلت اور اس کے فائدے بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ جس قدر جماعت زیادہ ہو اسی قدر ان فوائد کا ظہور ہوتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب مختلف محلوں کے لوگ اور اس مقام کے اکثر باشندے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں اور ہر روز پانچوں وقت یہ امر سخت تکلیف کا باعث ہوتا، ان سب وجوہ سے شریعت نے ہفتہ میں ایک دن ایسا مقرر فرمایا جس میں مختلف محلوں اور گاؤں کے مسلمان آپس

میں جمع ہوکراس عبادت کوادا کریں، اور چونکہ جمعہ کا دن تمام دنوں میں افضل واشرف تھا اس لئے یہ تخصیص اسی دن کے لئے کی گئی ہے، اگلی امتوں کوبھی اللہ تعالیٰ نے اس دن عبادت کا حکم فرمایا تھا مگرانہوں نے اپنی بدنصیبی سے اس میں اختلاف کیا اور اس سرکشی کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اس سعادت عظمیٰ سے محروم رہے اور یہ فضیلت بھی اس امت کے حصہ میں بڑھی، یہود نے سنیچر کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے پیدا کرنے سے فراغت کی تھی، نصاریٰ نے اتوار کا دن مقرر کیا اس خیال سے کہ یہ دن ابتدائے آفرینش کا ہے چنانچہ اب تک یہ دونوں فرقے ان دونوں دنوں میں بہت اہتمام کرتے ہیں اور تمام دنیا کے کام چھوڑ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں، نصرانی سلطنتوں میں اتوار کے دن اسی سبب سے تمام دفاتر بند رہتے ہیں۔

جمعہ کے فضائل

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے اور اسی دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن جنت سے باہر لائے گئے اور اسی دن قیامت کا وقوع ہوگا۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ شب جمعہ کا مرتبہ لیلۃ القدر سے بھی زیادہ ہے بعض وجوہ سے، اس لئے کہ اسی شب میں سرور کائنات ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم طاہر میں جلوہ افروز ہوئے اور حضور ﷺ کا تشریف لانا اس قدر خیر و برکت دنیا اور آخرت کا سبب ہوا جس کا شمار وحساب کوئی نہیں کرسکتا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو وہ ضرور مقبول ہوگی۔

علماء مختلف ہیں کہ یہ ساعت جس کا ذکر حدیث میں گذرا کس وقت ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے شرح سفر السعادت میں چالیس قول نقل کیے ہیں مگر ان سب میں دو قولوں کو ترجیح دی ہے، ایک یہ کہ وہ ساعت خطبہ پڑھنے کے وقت سے نماز کے ختم ہونے تک ہے، دوسرے یہ کہ وہ ساعت اخیر دن میں ہے اور اس دوسرے قول کو ایک جماعت کثیر نے اختیار کیا ہے اور بہت سی احادیث صحیحہ اس کی موید ہیں۔ شیخ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت فاطمہؓ جمعہ کے دن کسی خادمہ کو حکم دیتی تھیں کہ جب جمعہ کا دن ختم ہونے لگے تو ان کو خبر کر دے تا کہ وہ اس وقت ذکر اور دعا میں مشغول ہو جائیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے سب دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے، اسی دن صور پھونکا جائے گا، اس دن کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو کہ وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر کیسے پیش کیا جاتا ہے حالانکہ بعد وفات آپ کی ہڈیاں بھی نہ ہوں گی، حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے زمین پر انبیاء کا بدن حرام کر دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے، کوئی دن جمعہ سے زیادہ بزرگ نہیں، اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان اس میں دعا نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے، اور کسی چیز سے پناہ نہیں مانگتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو پناہ دیتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بزرگ ہے اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ سے بھی زیادہ اس کی عظمت ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان جمعہ کے دن یا شب جمعہ کو مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔

قیامت کے بعد جب اللہ تعالیٰ مستحقین جنت کو جنت میں اور مستحقین دوزخ کو دوزخ میں بھیج دیں گے اور یہی دن وہاں بھی ہوں گے اگرچہ وہاں دن رات نہ ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ ان کو دن اور رات کی مقدار اور گھنٹوں کا شمار تعلیم فرمادے گا پس جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہ وقت ہوگا جس وقت مسلمان دنیا میں جمعہ کی نماز کے لئے نکلتے تھے تو ایک منادی یہ آواز دے گا کہ اے اہل جنت مزید کے جنگل میں چلو، وہ ایسا جنگل ہے جس کا طول وعرض سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا، وہاں مشک کے ڈھیر ہوں گے آسمان کے برابر بلند، انبیاء کرام علیہم السلام نور کے ممبروں پر بٹھلائے جائیں گے اور مومنین یاقوت کی کرسیوں پر، پس جب سب لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے وہ مشک جو وہاں ڈھیر ہوگا اُڑے گا، وہ ہوا اس مشک کو ان کپڑوں میں لے جائے گی اور منہ میں اور بالوں میں لگائے گی، وہ ہوا اس مشک کے لگانے کا طریقہ اس عورت سے بھی زیادہ جانتی ہے جس کو تمام دنیا کی خوشبو دی جائیں پھر اللہ تعالیٰ حاملان عرش کو حکم دے گا کہ عرش کو ان لوگوں کے درمیان میں لے جاکر رکھو پھر ان لوگوں کو خطاب کرکے فرمائے گا کہ اے میرے بندو! جو غیب پر ایمان لائے ہو حالانکہ مجھ کو دیکھا نہ تھا اور میرے پیغمبر ﷺ کی تصدیق کی اور میرے حکم کی اطاعت کی اب کچھ مجھ سے مانگو، یہ دن مزید یعنی زیادہ انعام کرنے کا ہے، سب لوگ ایک زبان ہوکر کہیں گے کہ اے اللہ ہم تجھ سے خوش ہیں تو بھی ہم سے راضی ہوجا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ اے اہل جنت! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو تم کو اپنی جنت میں داخل نہ کرتا، اور کچھ مانگو یہ دن مزید

کا ہے تب سب لوگ ایک زبان ہو کر عرض کریں گے کہ اے پروردگار! ہم کو اپنا جمال دکھادے کہ ہم تیری مقدس ذات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، پس اللہ تعالیٰ پردہ اٹھادے گا اوران لوگوں پر ظاہر ہو جائے گا اور اپنے جمال جہاں آراء سے ان کو گھیر لے گا، اگر اہل جنت کے لئے یہ حکم نہ ہو چکا ہوتا کہ یہ لوگ کبھی جلائے نہ جائیں تو بے شک وہ اس نور کی تاب نہ لاسکیں اور جل جائیں پھر ان سے فرمائے گا کہ اب اپنے اپنے مقامات پر واپس جاؤ، اوران لوگوں کا حسن و جمال اس جمال حقیقی کے اثر سے دوگنا ہوگا، یہ لوگ اپنی بیبیوں کے پاس آئیں گے تو نہ بیبیاں ان کو دیکھیں گے اور نہ یہ بیبیوں کو، تھوڑی دیر کے بعد جب وہ نور جوان کو چھپائے ہوئے تھا ہٹ جائے گا تب یہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے، ان کی بیبیاں کہیں گی کہ جاتے وقت جیسی صورت تمہاری تھی وہ اب نہیں، یعنی ہزار ہا درجہ اس سے اچھی ہے، یہ لوگ جواب دیں گے کہ ہاں یہ اس سبب سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس کو ہم پر ظاہر کیا اور ہم نے اس جمال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

(شرح سفر السعادت)

جمعہ کی نماز کی فضیلت اور تاکید

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل اور طہارت بقدر امکان کرے، اس کے بعد اپنے بالوں میں تیل لگائے اور خوشبو کا استعمال کرے اس کے بعد نماز کے لئے چلے اور جب مسجد میں آئے اور کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے، پھر جس قدر نوافل اس کی قسمت میں ہوں پڑھے، پھر جب امام خطبہ پڑھنے لگے تو سکوت کرے تو گذشتہ جمعہ سے اس وقت تک کے گناہ اس شخص کے معاف ہو جائیں گے۔ (بخاری)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو کوئی جمعہ کے دن غسل کرے اور سویرے مسجد میں پیادہ پا جائے سوار ہو کر نہ جائے پھر خطبہ سنے اور اس درمیان میں کوئی لغو فعل نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک سال کامل کی عبادت کا ثواب ملے گا، ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی نمازوں کا۔ (ترمذی)

حضرت ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ نماز جمعہ کے ترک سے باز رہیں ورنہ اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ سخت غفلت میں پڑ جائیں گے۔ (مسلم)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تین جمعے سستی سے یعنی بے عذر ترک کر دیتا ہے اس کے دل پر اللہ تعالیٰ مہر کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نماز جمعہ جماعت کے ساتھ ہر مسلمان پر حق واجب ہے مگر چار پر

(۱) غلام یعنی جو قاعدہ شرع کے موافق مملوک ہو

(۲) عورت (۳) نابالغ لڑکا

(۴) بیمار پر واجب نہیں۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تارکین جمعہ کے حق میں فرمایا کہ میرا مصمم ارادہ ہوا کہ کسی کو اپنی جگہ امام کر دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز جمعہ میں حاضر نہیں ہوتے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بے ضرورت جمعہ کی نماز ترک کرتا ہے وہ منافق لکھ دیا جاتا ہے ایسی کتاب میں کہ جو تغیر و تبدل سے بالکل محفوظ ہے۔ (مشکوٰۃ)

نماز جمعہ کے واجب ہونے کی شرطیں

(۱) مقیم ہونا مسافر پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

(۲) صحیح ہونا مریض پر نماز جمعہ واجب نہیں، جو مرض جامع مسجد تک پیادہ پا جانے سے مانع ہو اُسی مرض کا اعتبار ہے، بڑھاپے کی وجہ سے اگر کوئی شخص کمزور ہو گیا ہو کہ وہ مسجد تک نہ جاسکے یا نابینا ہو یہ سب لوگ مریض سمجھے جائیں گے اور نماز جمعہ ان پر واجب نہ ہوگی۔

(۳) آزاد ہونا غلام پر جمعہ کی نماز واجب نہیں۔

(۴) مرد ہونا عورت پر نماز جمعہ واجب نہیں۔

(۵) جماعت کے ترک کے جو عذر پہلے بیان ہو چکے ہیں ان سے خالی ہونا اگر ان عذروں میں سے کوئی عذر موجود ہوگا تو نماز جمعہ واجب نہ ہوگی مثلاً

(۱) پانی بہت زور سے برستا ہو۔

(۲) کسی مریض کی تیمارداری کرتا ہو۔

(۳) مسجد جانے میں کسی دشمن کا خوف ہو۔

(۴) نماز کے واجب ہونے کی شرطیں جو پہلے بیان ہو چکی ہیں وہ بھی اس میں معتبر ہیں مثلاً عاقل ہونا، بالغ ہونا وغیرہ۔

اگر کوئی شخص باوجود ان شرطوں کے نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی یعنی ظہر کا فرض اس کے ذمہ سے اتر جائے گا مثلاً کوئی مسافر نماز جمعہ پڑھے۔

نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی شرطیں

(۱) مصر یعنی شہر یا قصبہ، پس گاؤں یا جنگل میں نماز جمعہ درست نہیں،

البتہ جس گاؤں کی آبادی قصبہ کے برابر ہو مثلاً تین چار ہزار آدمی ہوں وہاں جمعہ درست ہے۔

(۲) ظہر کا وقت، پس وقت ظہر سے پہلے اور اس کے نکل جانے کے بعد نماز جمعہ درست نہیں حتی کہ اگر نماز جمعہ پڑھنے کی حالت میں وقت جاتا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی اگر چہ قعدۂ اخیرہ بقدر تشہد ہو چکا ہو، اور اسی وجہ سے نماز جمعہ کی قضا نہیں پڑھی جاتی۔

(۳) خطبہ یعنی لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا خواہ صرف سبحان اللہ یا الحمدللہ کہہ دیا جائے، اگر چہ صرف اسی قدر پر اکتفا کرنا بوجہ مخالفت سنت کے مکروہ ہے۔

(۴) خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا اگر نماز کے بعد خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی

(۵) خطبہ کا وقت ظہر کے اندر ہونا پس وقت آنے سے پہلے اگر خطبہ پڑھا جائے تو نماز نہ ہوگی۔

(۶) جماعت یعنی امام کے سوا کم سے کم تین آدمیوں کا شروع خطبہ سے سجدۂ رکعت اولیٰ تک موجود رہنا، گو وہ تین آدمی جو خطبہ کے وقت تھے اور ہوں اور نماز کے وقت اور، مگر یہ شرط ہے کہ یہ تین آدمی ایسے ہوں جو امامت کر سکیں، پس اگر صرف عورت یا نابالغ لڑکے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔

(۷) اگر سجدہ کرنے سے پہلے لوگ چلے جائیں اور تین آدمیوں سے کم باقی رہ جائیں یا کوئی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں اگر سجدہ کرنے کے بعد چلے جائیں تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۸) عام اجازت کے ساتھ علی الاشتہار نماز جمعہ کا پڑھنا، پس کسی خاص مقام میں چھپ کر نماز جمعہ پڑھنا درست نہیں، اگر کسی ایسے مقام میں نماز جمعہ پڑھی

جائے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت نہ ہو یا جمعہ کو مسجد کے دروازے بند کر لئے جائیں تو نماز نہ ہوگی۔

یہ شرائط جو نماز جمعہ کے صحیح ہونے کی بیان ہوئیں اگر کوئی شخص ان شرائط کے پائے جانے کے باوجود نماز جمعہ پڑھے تو اس کی نماز نہ ہوگی، نماز ظہر اس کو پھر پڑھنا ہوگی اور چونکہ یہ نفل نماز ہوگی اور نفل کا اس اہتمام سے پڑھنا مکروہ ہے لہٰذا ایسی حالت میں نماز جمعہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

جمعہ کے خطبے کے مسائل

مسئلہ: جب سب لوگ جماعت میں آجائیں تو امام کو چاہئے کہ منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اس کے سامنے کھڑا ہو کر اذان کہے، اذان کے فوراً بعد امام کھڑا ہو کر خطبہ شروع کرے۔

مسئلہ: خطبہ میں بارہ چیزیں مسنون ہیں:

(۱) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا۔

(۲) دو خطبے پڑھنا۔

(۳) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر تک بیٹھنا کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں۔ (۴) دونوں حدثوں سے پاک ہونا۔

(۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں لوگوں کی طرف منہ کرنا۔

(۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا۔

(۷) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں۔

(۸) خطبہ میں درج ذیل مضامین کا ہونا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر اور اس کی تعریف، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی کریم ﷺ کی رسالت کی شہادت، نبی کریم ﷺ درود، وعظ ونصیحت، قرآن کریم کی آیتوں یا کسی سورت کا پڑھنا، دوسرے خطبہ میں پھر ان تمام چیزوں کا اعادہ کرنا، دوسرے خطبہ میں بجائے وعظ ونصیحت کے مسلمانوں کے لئے دعا کرنا۔

(۹) خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا۔

(۱۰) خطبہ منبر پر پڑھنا، اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ پر سہارا دے کر کھڑا ہونا اور منبر کے ہوتے ہوئے کسی لاٹھی وغیرہ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا اور ہاتھ کا ہاتھ پر رکھ لینا جیسا کہ بعض لوگوں کی ہمارے زمانہ میں عادت ہے منقول نہیں۔

(۱۱) دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا اور کسی زبان میں خطبہ پڑھنا یا اس کے ساتھ کسی اور زبان کے اشعار ملا دینا جیسا کہ ہمارے زمانے میں بعض عوام کا دستور ہے خلاف سنت اور مکروہ ہے۔

(۱۲) خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا، دوسرے خطبہ میں نبی کریم ﷺ کے آل واصحاب وازواج مطہرات خصوصاً خلفائے راشدین اور حضرت حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہم کے لئے دعا کرنا مستحب ہے، بادشاہ اسلام کے لئے بھی دعا کرنا جائز ہے مگر اس کی ایسی تعریف کرنا جو غلط ہو مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ: جب امام خطبہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو اس وقت سے کوئی نماز پڑھنا یا آپس میں بات چیت کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں قضا نماز کا پڑھنا صاحب ترتیب کے لئے اس وقت بھی جائز بلکہ واجب ہے پھر جب تک امام خطبہ خطبہ ختم نہ کر دے یہ سب چیزیں ممنوع ہیں۔

مسئلہ: جب خطبہ شروع ہو جائے تو تمام حاضرین کو اس کا سننا واجب ہے خواہ امام کے نزدیک بیٹھے ہوں یا دور، اور کوئی ایسا فعل کرنا جو سننے میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے اور کھانا پینا بات چیت کرنا، چلنا پھرنا، سلام یا سلام کا جواب یا تسبیح پڑھنا یا کسی کو شرعی مسئلہ بتانا جیسا کہ حالت نماز میں ممنوع ہے ویسا ہی اس وقت بھی ممنوع ہے، ہاں خطیب کو جائز ہے کہ وہ خطبہ پڑھنے کی حالت میں کسی کو شرعی مسئلہ بتائے۔

مسئلہ: اگر سنت نفل پڑھتے میں خطبہ شروع ہو جائے تو راجح یہ ہے کہ سنت مؤکدہ تو پوری کر لے اور نفل میں دو رکعت پر سلام پھیر دے۔

مسئلہ: نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک جب خطبہ میں آئے تو مقتدیوں کو دل ہی دل میں درود شریف پڑھ لینا جائز ہے۔

☆☆☆

عیدین کی نماز کا بیان

مسئلہ: شوال کے مہینہ کی پہلی تاریخ کو عید الفطر کہتے ہیں اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو عید الاضحیٰ، یہ دونوں دن اسلام میں عید اور خوشی کے ہیں، ان دونوں دنوں میں دو رکعت نماز بطور شکریہ کے پڑھنا واجب ہے، جمعہ کی نماز کی صحت و وجوب کے لئے جو شرائط اوپر گذر چکے ہیں وہی سب عیدین کی نماز میں ہیں سوائے خطبہ کے کہ جمعہ کی نماز میں خطبہ فرض اور شرط ہے اور نماز سے پہلے پڑھایا جاتا ہے اور عیدین کی نماز میں شرط یعنی فرض نہیں سنت ہے اور پیچھے پڑھا جاتا ہے مگر عیدین کے خطبہ کا سننا بھی مثل جمعہ کے خطبہ کے واجب ہے یعنی اس وقت بولنا چالنا، نماز پڑھنا سب حرام ہے۔

عید الفطر کے دن تیرہ چیزیں مسنون ہیں

(۱) شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا۔

(۲) غسل کرنا۔

(۳) مسواک کرنا۔

(۴) عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔
(۵) خوشبو لگانا۔
(۶) صبح کو بہت سویرے اٹھنا۔
(۷) عیدگاہ میں بہت سویرے جانا۔
(۸) عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز مثل چھوہارے وغیرہ کے کھانا۔
(۹) عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر دے دینا۔
(۱۰) عید کی نماز عیدگاہ میں جا کر پڑھنا۔
(۱۱) جس راستے سے جائے اس کے سوا دوسرے راستے سے واپس آنا۔
(۱۲) پیادہ پا جانا۔
(۱۳) راستے میں الله اکبر الله اکبر لااله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

مسئلہ: عید کی چھ واجب تکبیروں کے ساتھ پڑھتا ہوں، یہ نیت کر کے ہاتھ باندھ لے اور سبحانك اللهم آخر تک پڑھ کر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور تکبیر کے بعد چھوڑ دے اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر تک توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان الله کہہ سکیں، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ چھوڑے بلکہ باندھ لے اور اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر حسب دستور رکوع سجدہ کر کے کھڑا ہو اور دوسری رکعت میں پہلے سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ لے اس کے بعد تین تکبیریں اسی طرح کہے لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے بلکہ چھوڑے رکھے اور پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے۔ یہی طریقہ عیدالاضحیٰ کی نماز کا بھی ہے۔

مسئلہ: عیدین کے خطبے میں پہلے تکبیر سے ابتدا کرے، اول خطبہ میں نو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور دوسرے میں سات مرتبہ۔

مسئلہ: عیدالاضحیٰ کی نماز کا بھی یہی طریقہ ہے اور اس میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عیدالفطر میں ہیں فرق اس قدر ہے کہ عیدالاضحیٰ کی نیت میں بجائے عیدالاضحیٰ کا لفظ داخل کرے، عیدالفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے یہاں نہیں، اور عیدالفطر میں راستے میں چلتے وقت آہستہ تکبیر کہنا مسنون ہے اور یہاں بلند آواز سے، اور عیدالفطر کی نماز دیر کر کے پڑھنا مسنون ہے اور عیدالاضحیٰ کی سویرے، اور یہاں صدقۂ فطر نہیں بلکہ بعد میں قربانی ہے اہل وسعت پر، اور اذان و اقامت نہ یہاں ہے نہ وہاں۔

مسئلہ: عیدالفطر کے خطبہ میں صدقۂ فطر کے احکام اور عیدالاضحیٰ کے خطبہ میں قربانی کے مسائل اور تکبیر تشریق کے احکام بیان کرنا چاہئے۔

مسئلہ: تکبیر تشریق ہر فرض عین نماز کے بعد ایک مرتبہ کہنا واجب ہے بشرطیکہ وہ فرض جماعت سے پڑھا گیا ہو اور وہ مقام مصر ہو۔

مسئلہ: تکبیر تشریق عورت اور مسافر پر واجب نہیں، اگر یہ لوگ کسی ایسے شخص کے مقتدی ہوں جس پر تکبیر واجب ہے تو ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی

مسئلہ: یہ تکبیر عرفہ یعنی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک کہنا چاہئے۔

مسئلہ: اس تکبیر کا بلند آواز سے کہنا واجب ہے ہاں اگر عورتیں کہیں تو ان کو چاہیے کہ وہ آہستہ کہیں۔

مسئلہ: اگر امام تکبیر کہنا بھول جائے تو مقتدیوں کو چاہئے کہ فوراً تکبیر کہہ دیں امام کے کہنے کی انتظار نہ کریں۔

مسئلہ: عیدین کی نماز متعدد مواضع میں جائز ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو اور سب لوگ پڑھ چکے ہوں تو وہ شخص تنہا عید کی نماز نہیں پڑھ سکتا، اس لئے کہ جماعت شرط ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص شریک نماز ہوا اور کسی وجہ سے نماز فاسد ہوگئی ہو وہ بھی اس کی قضا نہیں پڑھ سکتا، نہ اس پر اس کی قضا واجب ہے، ہاں اگر کچھ لوگ بھی اس کے ساتھ شریک ہو جائیں تو پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت آ کر شریک ہوا کہ امام تکبیروں سے فراغت کر چکا ہو تو اگر قیام میں آ کر شریک ہوا ہو تو فوراً نیت باندھنے کے بعد تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو، اور اگر رکوع میں آ کر شریک ہوا ہو تو اگر غالب گمان ہو کہ تکبیروں کی فراغت کے بعد امام کا رکوع مل جائے گا تو نیت باندھ کر تکبیر کہہ لے اور اس کے بعد رکوع میں جائے، اور رکوع نہ ملنے کا خوف ہو تو رکوع میں شریک ہو جائے اور رکوع کی حالت میں بجائے تسبیح کے تکبیریں کہہ لے مگر رکوع کی حالت میں تکبیریں کہتے وقت ہاتھ نہ اٹھائے، اور اگر اس سے پہلے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اٹھا لے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے اور جس قدر تکبیریں رہ گئی ہیں وہ اس سے معاف ہیں۔

ختم شد

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد واٰله واصحابه اجمعین

برحمتك یا ارحم الرحمین والحمدلله رب العالمین

شیخ طریقت حبیب الامت حضرت مولانا ڈاکٹر حکیم محمد ادریس حبان رحیمی ایم ڈی d

کی مزید تالیـــــــــــــــفات

۱	خوابوں کی تعبیر اور ان کی حقیقت	جلد اول و دوم (سوم زیر طبع)
۲	انوار السالکین	
۳	انوارِ طریقت	
۴	تصوف کی حقیقت	
۵	سفر نامہ جنوبی ہند تا جنوبی افریقہ	
۶	مفتاح الصلوٰۃ	
۷	ملفوظات حبیب الامت حفظہ اللہ	دو جلدیں
۸	سوانح حاذق الامت رحمۃ اللہ علیہ	
۹	پیارے نبی کی پیاری دعائیں	
۱۰	خطباتِ رحیمی	دس جلدیں
۱۱	خطباتِ حبان برائے دخترانِ اسلام	دس جلدیں
۱۲	تفسیری خطباتِ حبان	دو جلدیں
۱۳	خطباتِ رمضان المبارک	چار جلدیں
۱۴	طالبات تقریر کیسے کریں؟	دس جلدیں
۱۵	خواتین کے لئے منتخب تقاریر	
۱۶	خواتین کے لئے اصلاحی تقاریر	
۱۷	مستورات کے لئے انقلابی تقاریر	
۱۸	الحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم	
۱۹	زیاراتِ حرمین شریفین	

۲۰ مجالسِ رحیمی

۲۱ فیضانِ گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲ اسرارِ طریقت (زیرِ طبع)

۲۳ انجمن دیندار چن بسویشورا مسلمان نہیں

۲۴ رمضان المبارک کے مسائل وفضائل

۲۵ امت کے روشن چراغ تین جلدیں

۲۶ گناہوں کے انبار دو جلدیں

۲۷ اسلام میں عورت کی عظمت دو جلدیں

۲۸ فضائل اعمال کی فضیلت واہمیت

۲۹ صحت مند زندگی کے راز

۳۰ درِّ حبان (طبی کتاب)

تفسیری خطباتِ حبان

"تفسیری خطباتِ حبان" قرآنِ مجید کی منتخب آیات کا ترجمہ اور قصائصِ قرآن وخلاصۂ تفسیر کا عام فہم مجموعہ ہے، جس میں عربی خطبہ کے بعد حضرت سیماب اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے منظوم ترجمۂ قرآن سے آیات کے اردو اشعار بھی لگائے گئے ہیں، اسی طرح علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے منتخب اشعار اور چند قرآنی قصائص بھی جابجا لائے گئے ہیں۔ تاکہ سامع کے لئے نشاۃ اور دلچسپی کا باعث ہو۔

592 صفحات پر مشتمل یہ کتاب ائمہ، واعظین، خطباء، مبلغین اور تازہ واردان بساط تفسیر کے لئے مختصر وقت میں منزل مطلوب تک پہونچ جانے کے لئے بیش قیمت زادِ راہ ہے۔ قیمت ....